موضوع

تقلید

غیر مقلد مناظر

پروفیسر طالب الرحمٰن

مناظر اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

العنمان سوشل میڈیا سروسز

دفاع احناف لائبریری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا **محمد امین صفدر اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ

غیر مقلد مناظر

مولوی **طالب الرحمن**

موضوع مناظرہ

تقلید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

سب سے پہلے میں اس تحریر کے بارے میں عرض کرتا ہوں جو پڑھ کر سنائی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ علمائے اہل حدیث اور علمائے احناف۔ یہ بات غلط لکھی ہے۔ کیونکہ تقلید کا مسئلہ صرف احناف کا نہیں بلکہ سب اہل سنت والجماعت کا ہے، شافعی، مالکی، حنبلی سب تقلید کے قائل ہیں۔ اس لئے یہاں احناف کا لفظ لکھنا غلط ہے۔ بلکہ یہ لکھنا چاہئے تھا کہ مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت وغیر مقلدین ہے۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ شافعی بھی مقلد ہیں، مالکی بھی مقلد ہیں، حنبلی بھی مقلد ہیں، تو اس

لئے عنوان یہ نہیں ہے۔ عنوان یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت اور غیر مقلدین۔ اہل سنت والجماعت تقلید کے وجوب کے مدعی ہیں، اور دوسرے حضرات تقلید کے شرک ہونے مدعی ہیں۔

اس لئے پہلے میں اپنا دعویٰ عرض کروں گا کہ تقلید کے بارے میں ہمارا دعوٰی کیا ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ آج جو بات بھی ہوگی وہ بے دلیل نہیں ہوگی، بلکہ بادلیل ہوگی۔ اس لئے سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہئے کہ دلیل کے بارے میں ہمارا اور ان کا اختلاف کیا ہے۔

اہل سنت والجماعت چار دلائل مانتے ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت، قیاس۔ اہل سنت والجماعت کا مناظر اپنا مسئلہ چاروں دلائل میں سے جس سے چاہے ثابت کرے۔

غیر مقلدین حضرات کہتے ہیں کہ ہم صرف قرآن وحدیث مانتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں مانتے اس لئے غیر مقلد مناظر قرآن وحدیث سے ہٹ کر اگر بات کرے گا تو اس بات کا نہ تو کوئی جواب دیا جائے گا بلکہ حاجی صاحب اس کو خود روک دیں گے۔

اگر میں اپنی چار دلیلوں سے ہٹ کر بات کروں گا تو حاجی صاحب مجھے بھی روک دیں۔ تو دلائل کے اعتبار سے بات یہی ہے کہ قرآن وحدیث کے علاوہ غیر مقلد مناظر کوئی لفظ نہیں بولے گا۔

کیونکہ غیر مقلدین کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم دنیا کو قرآن وحدیث کی دعوت دیتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت اپنے چاروں دلائل کو سامنے رکھ کر گفتگو کریں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں ہمارے دوستوں کو اہل حدیث لکھا گیا ہے۔ ہمارے دوستوں کی دلیل صرف قرآن وحدیث ہے۔ جبکہ قرآن وحدیث میں فقہ کے منکر کو کہیں بھی اہل حدیث نہیں کہا گیا۔ تو ان کا نام اہل حدیث خود قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے اگر یہ قرآن وحدیث کے پابند ہیں تو یہ یہاں آج اپنے آپ کو اہل حدیث نہیں کہیں گے۔ اگر کہیں گے تو حدیث پڑھ کر سنائیں گے۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا۔

فقیه واحد اشد علی الشیطٰن من الف عابد. (1)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔

اس لئے فقہ کے منکر کو شیطان سمجھنا یہ حدیث کے عین مطابق ہے۔ حضرت ﷺ نے ہمیں یہی بتایا ہے۔ اب یہ بھی کوئی حدیث بیان کریں کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا ہو کہ فقہ کے انکار کرنے والے کو اہل حدیث کہنا۔ آمنا و صدقنا. ہم اس کو تسلیم کرلیں گے۔

ان کا نام اہل حدیث نہ سرے سے قرآن میں ثابت ہے، نہ ہی حدیث میں۔ اب میں سمجھاتا ہوں کہ تقلید کیا ہے؟۔ اسلام یقیناً سچا دین ہے، اس میں کسی قسم کا شک نہیں۔ لیکن اسلام کی سچائی کے دلائل ہر مسلمان کو یاد نہیں۔ تقلید یہ ہے کہ اگر دلائل یاد نہ بھی ہوں تو اسلام کو سچا سمجھ لے۔ اس بات پر اعتماد کر کے کہ اتنے بڑے بڑے اکابر نے اس کی سچائی کو تسلیم کیا ہے۔

اب اگر تقلید شرک ہے تو ایک لاکھ مسلمانوں میں سے ننانوے ہزار نوسو ننانوے مسلمان مشرک ہیں۔ کیونکہ وہ اسلام کو تو مانتے ہیں لیکن اسلام کے دلائل نہیں جانتے۔

یہ ہے آج کا جھگڑا کہ کیا یہ سارے مسلمان مشرک ہیں؟۔ کیا ہر مسلمان پر دلیل کا جاننا لازم ہے؟۔ ایک آدمی یہاں آتا ہے جس کا نام رحمت مسیح ہے وہ آکر کہتا ہے کہ حاجی صاحب مجھے مسلمان کرلیں۔ اس نے عیسائیت کے غلط ہونے کی دلیل نہیں مانگی اسلام کے سچا ہونے پر دلیل نہیں مانگی۔ حاجی صاحب نے اس کو کلمہ پڑھا کر اس کا نام رحمت مسیح کی بجائے رحمت اللہ رکھ دیا۔

جو لوگ تقلید کو مانتے ہیں ان کے نزدیک وہ شخص آیا کافر تھا لیکن جب گیا ہے تو مسلمان ہو کر گیا ہے۔ اگرچہ اس نے اسلام کی حقانیت کی دلیل نہیں مانگی۔ اور جو لوگ تقلید کو شرک کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ آیا اکہرا مشرک تھا جب گیا تو ڈبل مشرک ہو کر گیا۔ کیونکہ اس نے عیسائیت کو

(1)۔ ترمذی ص ۹۷ ج ۲۔

چھوڑا تو بھی دلیل نہیں مانگی، اسلام کو قبول کیا تو بھی بلا دلیل قبول کیا، اس لئے وہ ڈبل مشرک ہو کر گیا ہے۔

اسی طرح آج ہم قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں، بہت کم مسلمان ایسے ہیں کہ جنہیں قرآن کریم کے اعراب زبر، زیر، پیش کے دلائل یاد ہیں۔ باقی لوگ اس لئے تلاوت کر رہے ہیں کہ اگرچہ ہمیں زبر، زیر، پیش کی دلیل یاد نہیں ہے لیکن قرآن پاک کی ایک زبر بھی بغیر دلیل نہیں ہوئی۔

سب کو دلیل جاننا ضروری نہیں۔ ہم اہل سنت والجماعت یہ کہتے ہیں کہ جو اعراب کی دلیل کو جانے بغیر قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہے، یہ مسلمان ہے اس کو ثواب بھی مل رہا ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ جو دلیل کو جانے بغیر قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہے وہ مشرک ہے، خواہ وہ ان کا آدمی ہو یا ہمارا۔

اگرچہ انہوں (غیر مقلدین) نے تقلید چھوڑ دی لیکن شرک جان نہیں چھوڑ رہا۔ ہر مسلمان پر نماز فرض ہے۔ کتنے نمازی ایسے ہیں کہ جن کو نماز کے ہر ہر مسئلہ کی دلیل یاد ہو۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک نمازی ہوگا جس کو نماز کے ہر ہر مسئلے کی دلیل یاد ہو۔ جب آپ نماز شروع کرتے ہیں تو سب سے پہلے تکبیر تحریمہ آہستہ کہتے ہیں، اب تکبیر تحریمہ کو آہستہ کہنے کی حدیث یہ آج تک ہمیں نہیں سنا سکے۔ یہ بغیر دلیل کے اس پر عمل کرتے ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ نماز تواتر کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔ عوام کو اگرچہ دلائل یاد نہیں بھی ہیں، تو اگر اکابر پر اعتماد کر کے نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہر نمازی مشرک ہے۔ کیونکہ وہ نماز کے مسائل پر عمل کر رہا ہے۔ لیکن اس کو دلائل یاد نہیں ہیں۔

اس لئے جتنے بھی اعمال آج ہم ادا کر رہے ہیں اس موضوع میں ان کا اور ہمارا اختلاف یہی ہے کہ جو بغیر دلیل کے جانے مسئلے پر عمل کر رہا ہے وہ مشرک ہے اور جو دلیل کو جان کر عمل کر رہا ہے وہ صحیح ہے۔

اس طرح نہ تو آج کوئی مسلمان مسلمان رہے گا، نہ نمازی نمازی رہے گا۔ دیکھئے یہ حاجی صاحب حج کر کے واپس تشریف لا چکے ہیں۔ انہوں نے مکمل حج کیا ہے، اس کے ذرا دلائل بھی سنا دیں۔ لیکن یہ نہیں سنا سکتے۔ اب ہمارے نزدیک یہ دوسروں پر اعتماد کر کے جس طرح انہوں نے حج کا طریقہ بتایا تھا، حج کر آئے ہیں ان کا حج ہمارے نزدیک درست ہے۔ اور یہ حاجی صاحب ہیں۔

لیکن جو تقلید کو شرک کہتے ہیں ان کے نزدیک حاجی صاحب مشرک ہو کر آئے ہیں۔

تقلید کہتے ہیں ایک مسئلہ ہوتا ہے، ایک اس کی دلیل ہوتی ہے، اور دلیل بھی تفصیلی۔ کہ ایک یہ حدیث ہے کیا اس کے خلاف کوئی اور روایت بھی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو تطبیق کی کیا صورت ہے۔ اب کسی مسئلے پر عمل کرنا اس کی تفصیلی دلیل کو جانے بغیر یہ تقلید ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد.

مولوی صاحب نے سب سے پہلے اس تحریر کے بارے میں گفتگو کی کہ یہ تحریر غلط لکھی گئی تھی۔ تحریر لکھنے والے ان کے اپنے ساتھی تھے۔ اگر اعتراض کرنا ہے تو ان پر کریں۔ یہ کہتے ہیں کہ حنفی، مالکی، حنبلی، شافعی چاروں تقلید کرتے ہیں۔ اس لئے ان چاروں کا ذکر یہاں ہونا چاہئے تھا۔ ماسٹر صاحب کو چاہئے کہ وہ حنبلیوں، شافعیوں اور مالکیوں کو بھی بلالیں کہ آؤ ہمارا مناظرہ ہو رہا ہے پھر ان کا بھی ذکر کرلو۔

ماسٹر صاحب جب موجود آپ ہی ہیں، جو موجود ہی نہیں ہے ہم ان سے کیسے مخاطب ہوں۔ آپ یا تو انکار کریں کہ ہم تقلید نہیں کرتے اور ہم چاروں مل کر آپ کا مقابلہ کریں گے۔

آپ نے یہ کہا کہ حنفیوں کے نزدیک چار دلائل ہیں باقیوں کی بات بعد میں ہوگی۔ ماسٹر صاحب اگر آپ کی گفتگو کسی ایسے آدمی سے ہو جائے جو کہے کہ میں دس دلائل مانتا ہوں۔ مثلاً شیعہ آ جائے اور یہ کہے کہ میں ان کتابوں کو نہیں مانتا تو کیا آپ اس کو یہ اجازت دیں گے کہ وہ

اپنی کتب سے دلائل پیش کرے۔ آپ اس کو یہی کہیں گے کہ جو چیزیں فریقین کے نزدیک مسلم ہیں ان پر گفتگو ہوئی۔

ماسٹر صاحب نے چار دلائل پیش کئے ان میں اجماع اور اجتہاد کا بھی ذکر کیا ان کو چاہئے کہ یہ پہلے اجماع کی تعریف کریں اور یہ بھی بتائیں کہ پوری امت کا اجماع ہو یا اکثریت کا۔ اور پھر ثابت کریں کہ کیا واقعی وہ ساری امت کے اجماع کی بات کر رہے ہیں یا اکثریت کے اجماع کی بات کر رہے ہیں۔

جب اجتہاد کی بات کریں گے تو ان کے امام کا اجتہاد مراد ہوگا یا ان کا اپنا اجتہاد مراد ہوگا۔ اگر ان کے امام کا ہوگا تو وہ اجتہاد صحیح ہوگا یا غلط؟۔ کیونکہ مجتہد غلطی بھی کرتا ہے۔ اگر یہ غلط اجتہاد کو لے کر کہیں کہ اس کو مانو تو ہم پر اس کو ماننا واجب نہیں ہے۔

ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کو اتارا ہے۔ اگر آپ اجتہاد کی بات کریں گے۔ تو آپ ثابت کریں گے کہ کیا یہ اجتہاد قرآن وحدیث کی روشنی میں کر رہے ہیں؟۔ پھر یہ بھی بتائیں گے کہ میرے امام نے یہ اجتہاد کیا ہے یا میں خود اجتہاد کر رہا ہوں۔

میں نے آپ کو بھی چٹ بھیجی تھی اور ان کو بھی بتایا تھا کہ جو تعریف یہ کر رہے ہیں کم از کم اس کا حوالہ تو کتابوں سے پیش کریں۔ حاجی صاحب یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہاں جو گفتگو ہوگی وہ ہوگی تقلید شخصی پر۔ یہ تقلید شخصی کی تعریف کریں اور امام ابوحنیفہؒ سے کریں۔ کیونکہ یہ ان کے مقلد ہیں۔ اور مقلد کے لئے اس کے امام کا قول ہی حجت ہے۔

یہ مقلد ہیں ان کو کچھ پتا نہیں یہ عامی ہیں۔ یہ اپنے امام کا قول پیش کریں گے کہ یہ تقلید شخصی ہے یا یہ کہیں گے کہ امام کا قول اس بارے میں نہیں آتا۔ پھر یہ ثابت کریں گے کہ ان کا امام یہ کہتا ہے کہ تقلید شخصی واجب ہے۔

اور جو حوالہ بھی یہ پیش کریں اس کے لئے یہ کتاب دکھائیں کہ یہ حوالہ اس کتاب میں ہے۔ انہوں نے تعریف کی کہ ہر آدمی پر دلیل جاننا واجب نہیں ہے ہم اکابر پر اعتماد کر کے یہ مان

لیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔ ان کے نزدیک اکابر پر اعتماد کر کے ماننے کو تقلید کہتے ہیں۔ کیا امام ابوحنیفہؒ اپنے اکابر پر اعتماد نہیں کرتے تھے۔ یقیناً کرتے تھے۔ تو پھر وہ بھی مقلد ہوئے۔

اگر یہ کہیں کہ وہ مجتہد ہیں۔ تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا وہ ماں کے پیٹ سے ہی مجتہد پیدا ہوئے تھے؟۔ یا بعد میں مجتہد بنے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعد میں بنے تھے۔ تو کیا اس وقت تک وہ مقلد تھے یا مجتہد؟۔

یہ تمام چیزیں واضح طور پر آنی چاہئیں پھر آگے گفتگو ہوگی۔ آپ ذہن میں یہ بات بٹھا لیں کہ گفتگو اسی پر ہوگی۔ کسی اور چیز پر گفتگو نہیں ہوگی۔

ہم یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ تقلید شخصی کی تعریف اپنے امام سے کریں یا اس بات سے انکار کریں کہ ہمارا یہ اصول غلط ہے۔ اور پھر اس کو اپنے امام سے واجب ثابت کریں۔ لیکن اتنا ثبوت کافی نہیں ہوگا بلکہ اس کے بعد یہ قرآن و حدیث سے بھی ثابت کریں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تقلید کو واجب کہا ہے، یا اللہ کے رسول ﷺ نے؟۔ تقلید شخصی اور وجوب کی تعریف اپنے امام سے کریں۔ پھر اپنے اس دعوے کو قرآن و حدیث سے ثابت کریں کہ قرآن کی کونسی آیت اس دعوے کی دلیل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی کون سی بات اس کی دلیل ہے۔ کہ تقلید شخصی واجب ہے۔

اور یہ بھی بتلا دیں کہ تقلید شخصی امام کے پیدا ہونے سے پہلے واجب تھی یا جب سے ان کے امام پیدا ہوئے ہیں اس وقت سے واجب ہوئی ہے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں تقلید ہوتی تھی یا نہیں۔ تقلید کا لفظ قرآن میں بھی دکھائیں، حدیث میں بھی دکھائیں۔ جو چیز یہ اسلام کے طور پر پیش کر رہے ہیں ان پر لازم ہے کہ اس کا وجوب قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ اگر یہ، یہ کہیں کہ یہ نبی ﷺ کے زمانے میں نہیں تھی بعد میں پیدا ہوئی ہے۔ تو پھر میں اگلا سوال کروں گا۔

یہ تمام چیزیں مولوی صاحب کے ذمے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ ہمارا جواب دعویٰ یہ ہے کہ یہ شرک ہے۔ یہ پہلے اپنے دعوے کو ثابت کر لیں، جب یہ اپنے دعوے کو ثابت کر لیں گے تو انشاءاللہ ہم جواب دعویٰ کے طور پر یہ ثابت کریں گے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

اب حضرت صاحب سے یہ گذارش ہے کہ وہ اپنی کی ہوئی تعریف کو کتابوں سے ثابت کریں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

میں نے لفظ تقلید کی وضاحت کر دی کہ بغیر دلیل کے جانے اعمال پر عمل کر لینا اس کا نام تقلید ہے۔ پروفیسر صاحب کا یہ فرض تھا کہ وہ جواب میں یہ بتاتے کہ کیا نمازی صاحب کی نماز ہوگئی ہے یا نہیں؟ حاجی صاحب کا حج ہو گیا ہے یا نہیں؟ کیونکہ نمازی کو نماز کے مسائل کے دلائل یاد نہیں۔ حاجی صاحب کو حج کے دلائل یاد نہیں۔

لوگ قرآن پاک کو اعراب کے دلائل جانے بغیر پڑھتے ہیں کیا ان کی تلاوت درست ہے یا یہ لوگ مشرک ہیں؟۔ انہوں نے پہلی بات یہ کی کہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے چار دلائل ہیں۔ اگر ان کی بحث شیعوں سے ہو جائے میں پروفیسر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر ان کا مناظرہ اہل قرآن سے ہو جائے جو حدیث کو نہیں مانتے تو کیا پروفیسر صاحب فوراً حدیث کو چھوڑ دیں گے؟۔

یہ کہتے ہیں کہ اتفاقی چیز کو ماننا چاہئے۔ اب ان کا اور اہل قرآن کا اتفاق قرآن پر ہے۔ حدیث کو وہ لوگ نہیں مانتے۔ تو کیا پروفیسر صاحب وہاں حدیث کا انکار کر دیں گے؟۔ وہاں یہی ہوگا کہ اگر پروفیسر صاحب حدیث کا انکار کر دیں تو یہ ان (پروفیسر صاحب) کی شکست ہوگی اور ان کی (اہل قرآن کی) فتح ہوگی۔

یہی بات یہود کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر اتفاق ہے، اور حضور پاک ﷺ پر اتفاق نہیں۔ کیونکہ عیسائی بھی نبی اقدس ﷺ کو نبی نہیں مانتے اور یہودی بھی حضور پاک ﷺ کو نبی نہیں مانتے۔ اس لئے ان کو چھوڑ دو اور موسیٰ پر آ جاؤ کیونکہ ان پر یہودی، عیسائی، مسلمان سب متفق

ہیں۔ تو کیا یہودیوں کی یہ بات مانی جائے گی؟۔

انہوں نے کہا کہ تقلید کا لفظ قرآن و حدیث سے دکھاؤ۔ جو تقلید کو واجب کہتا ہے جس طرح اس کے ذمے قرآن و حدیث سے تقلید کا لفظ دکھانا ہے اسی طرح جو تقلید کو شرک کہتا ہے اس کے ذمے بھی ہے کہ قرآن و حدیث سے تقلید کا لفظ دکھائے۔ چاہئے یہ تھا کہ پروفیسر صاحب پہلے خود تقلید کا شرک ہونا قرآن و حدیث سے دکھا دیتے۔ پھر مجھے کہتے کہ میں تقلید کو شرک کہہ رہا ہوں، تقلید شخصی کا لفظ قرآن پاک میں لکھا ہے، صحاح ستہ کی فلاں کتاب میں لکھا ہے، اور اس کے آگے شرک کا لفظ لکھا ہوا ہے۔

اب اگر تقلید کا لفظ میرے ذمے ضروری ہے جبکہ میں دلائل چار مانتا ہوں میں اگر اجماع امت یا اصطلاح فقہاء سے دکھا دوں تب بھی ٹھیک ہوگا۔ کیونکہ میں اہل سنت والجماعت ہوں۔

یہ تو ان کا فرض ہے کہ پہلے تقلید شخصی کا لفظ قرآن و حدیث سے دکھائیں، پھر اس کے بعد اس کا شرک ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ تقلید کی تعریف قرآن و حدیث سے دکھائیں۔

تعریفات کا قرآن و حدیث میں ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ ورنہ یہ بھی صحیح، ضعیف وغیرہ کی تعریف حافظ ابن حجر یا ابن صلاح سے نقل کرتے ہیں۔

پروفیسر صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ کہتے کہ میں اللہ، رسول کو مانتا ہوں۔ میں تقلید شخصی کا لفظ قرآن و حدیث سے دکھلا رہا ہوں۔ اب تمہارا فرض ہے کہ آپ بھی اپنے امام سے دکھا دیں۔ میں رسول پاک ﷺ کو مانتا ہوں میں رسول پاک ﷺ سے تقلید شخصی کا لفظ دکھا رہا ہوں۔ اگر آپ نہیں دکھا سکتے تو اعلان کریں کہ میں اس وقت اہل حدیث نہیں ہوں۔ کیونکہ میں نہ تو تقلید شخصی کا لفظ قرآن و حدیث سے دکھا سکتا ہوں، نہ اس کا شرک ہونا قرآن و حدیث سے دکھا سکتا ہوں۔ نہ تقلید شخصی کی تعریف ہی قرآن و حدیث سے دکھا سکتا ہوں۔

اگر یہ میرے ذمے لگاتے ہیں تو ان کے ذمے نہیں ہے؟۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میں چار

دلائل مانتا ہوں۔ نیز جتنا اصول حدیث ہے سارا اجتہاد یا اجماع پر ہے۔ قرآن و حدیث میں اصول حدیث نہیں ہے، اسماء والرجال کی یہ ساری چیزیں قرآن حدیث میں نہیں ہیں۔

جو شخص اجماع کو دلیل شرعی مانتا ہے، وہ اجماع کو اس لئے مانے گا کہ وہ اجماع کو دلیل شرعی سمجھتا ہے۔ جو قیاس کو دلیل شرعی سمجھتا ہے وہ حنفی اصول فقہ کو اس لئے مانے گا کہ وہ قیاس کو دلیل شرعی سمجھتا ہے، لیکن جو اجماع اور قیاس کو مانتا ہی نہیں اس کو نہ تو اصول حدیث کو ماننے کا حق ہے، نہ کسی حدیث کو صحیح کہہ سکتا ہے نہ ضعیف۔ کیونکہ جب تک کسی حدیث کو اللہ یا اللہ کا رسول ﷺ صحیح ضعیف نہ کہے وہ صحیح یا ضعیف نہیں کہہ سکتا۔

محدثین نے اپنی رائے سے احادیث کو صحیح یا ضعیف کہا ہے۔ اگر یہ بھی صحیح یا ضعیف کہیں گے تو یہ پہلے اعلان کریں کہ ہم اہل حدیث نہیں رہے ہم اہل الرائے ہو گئے ہیں۔

یاد رکھیں پروفیسر صاحب کا یہ دعویٰ تو ہے کہ ہم صرف قرآن و حدیث مانتے ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میرے دلائل چار ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور قیاس۔ ان کے دلائل صرف دو ہیں کتاب اللہ اور حدیث۔

ان کے جو دلائل ہیں ہم ان کو پہلا نمبر دیتے ہیں۔ پہلا نمبر کتاب اللہ کا ہے۔ دوسرا سنت کا ہے۔ تیسرا اجماع کا ہے۔ چوتھا قیاس کا ہے۔

یہ اگر پہلی دلیل جو کہ متفق علیہ ہے اس سے تقلید شخصی کا لفظ اور اس کا حکم دکھا دیں تو میں بالکل مان جاؤں گا۔ کیونکہ وہ دلیل ہمارے درمیان متفق علیہ ہے۔ اگر یہ اقرار کرے کہ میں قرآن سے تقلید شخصی کا لفظ نہیں دکھا سکتا، نہ اس کا حکم دکھا سکتا ہوں تو یہ اعلان کرے کہ جو کچھ یہ لکھا ہے یہ اہل حدیث کا مسلک نہیں، کیونکہ یہ قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔

اس کے بعد پھر میں اپنی دلیل پر چلوں گا کہ اجماع کیا کہتا ہے، اور قیاس کیا کہتا ہے۔ میں پھر پروفیسر صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ میرے اس سوال کا جواب دیں کہ جو لوگ بغیر دلائل کے جانے حج کر کے آرہے ہیں یہ حاجی ہیں یا مشرک۔ جو لوگ دلائل کو جانے بغیر نمازیں

پڑھ رہے ہیں وہ نمازی ہیں یا مشرک۔ جو لوگ اعراب کے دلائل جانے بغیر قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں وہ قاری ہیں یا مشرک۔

تقلید کا لفظ قرآن و حدیث سے دکھائیں، اس کا شرک ہونا قرآن و حدیث سے دکھائیں۔ اس لئے پہلے وہ دلیل آنی چاہئے جو میں بھی مانتا ہوں اور یہ بھی۔

اگر اس دلیل سے یہ ثابت کر دیں گے تو مسئلہ صاف ہو جائے گا۔ اور اگر یہ، یہ کہے کہ قرآن و حدیث میں تقلید شخصی کا لفظ نہیں ہے۔ نہ اس کا شرک ہونا مذکور ہے۔ اس لئے ہم اہل حدیث قرآن و حدیث کا نام لے کر جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ اس میں تقلید شخصی کو شرک لکھا ہوا ہے۔

جب یہ قرآن و حدیث سے دستبردار ہو جائیں گے، اپنے اہل حدیث ہونے کا انکار کر دیں گے، پھر انشاء اللہ ترتیب کے مطابق کتاب کے بعد سنت کی طرف جائیں گے۔ جیسے قرآن پاک میں رکوع کرنے کا حکم ہے، اللہ اکبر کہتے ہیں، لیکن اللہ اکبر کہنے کا حکم یہ قرآن میں نہیں ہے، بلکہ سنت میں ہے۔ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہیں یہ بھی سنت میں ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی سبحان ربی العظیم آہستہ پڑھنا کسی حدیث میں نہیں ہے۔ اگرچہ پروفیسر صاحب بھی پڑھتے ہیں۔ یہاں ان کو بھی امت کے اجماع کی طرف جانا پڑتا ہے۔

کوئی آدمی اگر بھول کر سبحان ربی العظیم کی جگہ سبحان ربی الاعلی پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟۔ اس کا حکم پروفیسر صاحب قرآن و حدیث سے نہیں دکھا سکتے۔ یہاں قیاس کی طرف جانا پڑے گا۔ تو معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت آگے یعنی دوسرے دلائل کی طرف جائیں گے۔

اس لئے پروفیسر صاحب ہماری متفقہ دلیل قرآن و حدیث سے تقلید شخصی کا لفظ دکھا دیں۔ اس کی تاریخ دکھا دیں، اس کا حکم کہ یہ شرک ہے یہ دکھا دیں۔

کیونکہ قرآن و حدیث ہمارے ہاں بھی پہلے نمبر پر ہے۔ دوسرے دلائل کا نمبر ان کے بعد ہے اس لئے فیصلہ یقینی ہو جائے گا لہذا پروفیسر صاحب بیان فرمائیں۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد.

تحریر پر بات چلی تھی میں نے کہا کہ یہ ان کے آدمیوں کی تحریر ہے اس لئے خاموش ہو گئے۔ مخاطب کی بات چلی تھی میں نے کہا کہ اس وقت آپ مخاطب ہیں نہ کہ شافعی حنبلی وغیرہ۔ یہ بھی مان گئے۔

میں نے پہلی تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ یہ تقلید کی تعریف دکھائیں یہ خاموش رہے۔ دلائل کو نہ جاننا ان کے نزدیک تقلید شخصی ہے۔ حاجی صاحب کو ابھارنے کے لئے یہ باتیں کر رہے ہیں کہ حاجی صاحب حج کرنے گئے مشرک ہو کر آئے، نمازی مشرک ہو گئے۔ پہلے یہ تو دکھائیں کہ دلائل کو نہ جانتے ہوئے عمل کرنا یہ تقلید شخصی ہے، تقلید کی تعریف کرتے نہیں۔ اور آ تا تانا بانا بنتے رہتے ہیں۔

اکابر کی باتوں کو اعتماد کر کے مان لینا تقلید ہے۔ یہ تعریف ابھی تک ہمیں نہیں دکھائی گئی۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر آپ کا اہل قرآن سے مناظرہ ہو جائے تو پھر کیا حدیث کا انکار کر دو گے؟۔ اگر اہل قرآن سے مناظرہ ہو جائے تو ہم ان سے کہیں گے کہ حدیث قرآن کے بعد ہے۔ اگر وہ کہے کہ قرآن ہی کافی ہے تو ہم اس سے کہیں گے کہ ٹھیک ہے آپ یہ بات قرآن سے ثابت کر دیں۔

اسی طرح حنفی یہ کہیں گے کہ قرآن وحدیث کے بعد اجماع ہے۔ قرآن وحدیث میں جو بات نہیں ہے، ہم اس کو اجماع سے ثابت کریں گے۔ میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ آپ اجماع کی تعریف تو کر دیں کہ کیا آپ امت کی اکثریت کو اجماع کہیں گے یا تمام امت کے کسی بات پر اکٹھا ہو جانے کو اجماع کہیں گے۔

اجتہاد کو آپ مانتے ہیں میں نے کہا تھا کہ اجتہاد کی بنیاد قرآن وحدیث ہے۔ اگر کوئی مسئلہ آپ کو قرآن وحدیث میں واضح طور پر نہیں ملتا اگرچہ ہر مسئلہ قرآن وحدیث میں ہے۔ لیکن ہماری عقل کا قصور ہے کہ ہمیں ان میں سے وہ مسئلہ نہیں ملتا۔ اور ہمیں اجتہاد کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہم

اجتہاد کس پر کرتے ہیں۔ قرآن پر، حدیث پر اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس پر اجتہاد کیا جا سکے۔
اجتہاد قرآن حدیث سے ہی ہوگا۔ جو اجتہاد قرآن وحدیث کے خلاف ہوگا وہ باطل ہے۔

اسی لئے اجماع اور اجتہاد کی تعریف کریں۔ کہتے ہیں کہ یہودی کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام متفق علیہ ہیں انہوں نے ہمیں یہودی بنانے کی کوشش کی ہے۔ کہ جیسے یہودی کہتے ہیں کہ موسیٰ کو مان لو ان پر ہمارا اتفاق ہے۔ محمد ﷺ اور عیسیٰ علیہ السلام پر اتفاق نہیں ان کو نہ مانو۔ موسیٰ علیہ السلام تو نبی ہیں اور حق ہیں۔ کیا آپ کے امام کا اجتہاد بھی حق ہے؟۔

میں آپ کے امام کے بہت سے اجتہادات گنوا دوں گا جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ کہتے ہیں کہ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اتفاق ہے باقی تینوں کی خلافت پر اتفاق نہیں۔ اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مان لو۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت تو حق ہے، فاروق و عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافت تو حق ہے۔ پہلے آپ اپنے امام کے اجتہادات کو حق تو ثابت کریں۔ میں ثابت کروں گا کہ آپ کے امام کے اکثر اجتہادات باطل ہیں۔

تقلید شخصی کی تعریف کریں، واجب کی تعریف کریں، اپنے امام سے دکھائیں قرآن و حدیث سے دکھائیں۔ اگر قرآن وحدیث میں آپ کو تقلید شخصی کی تعریف نہیں ملتی تو اپنے امام سے دکھا دیں۔ قرآن وحدیث سے اس کا حکم بھی دکھائیں کہ یہ واجب ہے۔ اگر قرآن وحدیث سے نہیں تو اپنے امام سے دکھائیں اور ساتھ یہ بھی دکھائیں کہ اصطلاحات میں اپنے امام کی تقلید نہیں کی جائے گی۔ اگر اپنے امام سے نہ ملے تو دوسرے کی بات مان لی جائے گی۔

کہتے ہیں کہ اسماء الرجال کی اصطلاحات اور اصول حدیث کی اصطلاحات قرآن و حدیث میں نہیں۔ اگرچہ یہ قرآن وحدیث میں نہیں لیکن قرآن وحدیث میں اشارات تو ملتے ہیں۔

﴿ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا﴾ الخ.
اگر کوئی فاسق آدمی خبر لے کر آتا ہے تو تحقیق کر لیا کرو۔

یہ اسماء الرجال کی دلیل بنتی ہے۔ اسماء الرجال کا مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی کے بارے میں جاننا کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا اس کی دلیل قرآن و حدیث میں موجود ہے؟۔ اور یہ کہا کہ یہ سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ آہستہ کہتے ہیں اس کی دلیل قرآن حدیث میں نہیں ہے۔ اجماع کب ہوا نبی ﷺ کے بعد یا نبی ﷺ کے زمانے میں۔

نبی ﷺ نے آہستہ پڑھی یا اونچی۔ صحابہ آہستہ پڑھتے رہے یا اونچی۔ انہوں نے جو عمل کیا ہے اجماع کو دیکھ کر کیا ہے کہ اجماع ہو رہا ہے کہ آہستہ پڑھو۔ اس لئے ہم آہستہ پڑھیں گے۔ یا انہوں نے عمل یہ کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بتایا ہے کہ آہستہ پڑھو یا اونچی۔

حدیث میں واضح طور پر موجود ہے کہ صحابی فرماتے ہیں کہ جو چیز ہم نے اونچی سنی وہ اونچی بتلا دی، اور جو ہم نے آہستہ سنی وہ آہستہ بتلا دی۔ اونچی کہنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے یہ مناظروں میں کہا کرتے ہیں کہ آہستہ کہنے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جو آمین اونچی کہتے ہیں وہ دلیل پیش کریں۔

حضرت والا ادھر ادھر کی باتوں میں ہمارا وقت ضائع مت کریں، کیونکہ جمعہ کا دن ہے، جمعہ بھی پڑھنا ہے۔ باقی تمام باتوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے تقلید شخصی کی تعریف کریں۔

(اس پر مناظرہ کروانے والے حاجی صاحب نے کہا آپ علمائے کرام بات کو علمی باتوں میں ڈال رہے ہیں۔ جبکہ میں بہت ہی کم علم ہوں۔ میں نے ایک چیز دیکھی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ احناف شرک کر رہے ہیں۔ ہم حنفی تھے یا ہیں؟۔ جہنمی ہیں یا جنتی۔ آپ اہل حدیث حضرات میرے پاس آئے کہ آپ غلط کر رہے ہیں آپ تقلید شخصی کر رہے ہیں۔ آپ جہنم میں جا رہے ہیں۔ لہذا اب آپ اہل حدیث حضرات یہ بات ثابت کریں کہ تقلید شخصی شرک ہے۔)

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم. اما بعد.

میں پہلے یہی پوچھ رہا ہوں کہ تقلید شخصی ہے کیا۔ قرآن وحدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔
۔ اب ہیں کہ اجماع اور قیاس باقی رہ گیا ہے۔
ہم کہتے ہیں کہ جس چیز کا ذکر قرآن وحدیث میں نہیں ہے آپ اس پر عمل کررہے ہیں۔
۔ تقلید شخصی کیا ہے؟۔ کتاب ہے، گدھا ہے، گھوڑا ہے، کیا چیز ہے؟۔ اس کی تعیین تو ہو جائے۔
یہ کہتے ہیں کہ تقلید شخصی کی تعریف امام سے نہیں ملتی، یہ اصطلاحات ہیں۔ جیسے حدیث
صحیح یا ضعیف ہونے کی اصطلاحات ہیں۔ آپ اصطلاحات میں سے ہی دکھادیں کہ یہ تقلید شخصی
۔

حاجی صاحب۔

آپ مجھے بتائیں کہ تقلید شخصی کیا ہے؟۔ اور وہ لوگ جو ہم سے تقلید شخصی کروا رہے ہیں وہ
کیسے کروا رہے ہیں۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

میں آپ کو دکھادوں گا جب وہ لوگ اپنے دعوے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ اور یہ کہ
وہ کہیں کہ ہم تقلید شخصی کی تعریف نہیں دکھا سکتے اور نہ اس کے واجب ہونے کی دلیل دے سکتے
ہیں۔ پھر ہم ثابت کریں گے کہ یہ چیز تقلید شخصی ہے اور یہ چیز شرک ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد لله وکفیٰ والصلوٰة والسلام علیٰ عباده الذین
اصطفیٰ. اما بعد.

حاجی صاحب نے آپ کے سامنے یہ واضح فرمادیا کہ میں پہلے حنفی تھا، مجھے یہ کہا گیا کہ

آپ شرک کر رہے ہیں۔ میں نے یہ بات عرض کر دی تھی کہ دو دلیلیں ایسی ہیں جن پر ہمارا اور ان کا اتفاق ہے۔

تیسری بات جو ہے اجماع اور قیاس ہم اس کو مانتے ہیں اور یہ نہیں مانتے۔ اگر ان دو دلیلوں سے یہ اپنا دعویٰ ثابت کر دیں تو ہم اپنے دعوے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب اجماع اور قیاس کا نمبر ہی بعد میں ہے تو اس کی ضرورت ہی نہیں۔

پروفیسر صاحب نے مجھے خود کہا تھا کہ تقلید شخصی کا لفظ قرآن وحدیث سے دکھاؤ۔ تو جو تقلید کو شرک کہتا ہے تو اس کے ذمے بھی تو ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے تقلید کا لفظ دکھائے۔

پروفیسر صاحب قرآن وحدیث پڑھنے کی بجائے ادھر ادھر جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تھا **سبحان ربی العظیم** آہستہ پڑھنا قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں تو بہت کی ہیں۔ لیکن نہ قرآن پڑھا، نہ کوئی ایک حدیث پڑھی۔ حالانکہ اس کا آسان حل یہ تھا کہ ایک حدیث پڑھ دیتے۔

انہوں نے ایک بات آپ کے سامنے مان لی کہ جو چیزیں آہستہ پڑھتے ہیں، وہ بغیر دلیل کے پڑھتے ہیں۔ اکیلا نمازی ہر چیز آہستہ پڑھتا ہے تو وہ تو پکا مقلد ہوا۔ کیونکہ بغیر دلیل کے پڑھ رہا ہے۔ مقتدی بھی ہر چیز آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہے وہ بھی مقلد ہوا۔ امام تکبیریں اور قرآت اونچی آواز سے پڑھتا ہے، باقی تمام چیزیں وہ بھی آہستہ آواز سے پڑھتا ہے تو وہ بھی پانچ فیصد غیر مقلد اور باقی مقلد ہوا۔

پروفیسر صاحب نے آپ کے سامنے یہ بھی کہہ دیا کہ قرآن پاک میں سب کچھ ہے لیکن لفظوں میں نہیں۔ یہی اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ کیا وہ اشارے ہر ایک سمجھ سکتا ہے یا اس کے لئے کسی قسم کی مہارت کی ضرورت ہے۔ جو ان اشاروں کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے اس کو مجتہد کہا جاتا ہے۔ جو ان اشاروں کو خود نہیں سمجھ سکتا وہ ان اشاروں پر مجتہد کی راہنمائی میں عمل کرتا ہے اس کو تقلید کہتے ہیں۔

آپ کے سامنے پروفیسر صاحب نے یہ بات واضح کردی کہ سارے مسئلے قرآن میں صراحتاً نہیں ہیں کچھ اشارے کنائے بھی ہیں۔

اب حاجی صاحب آپ خود سوچیں کہ کیا آپ قرآن وحدیث کے اشارے سمجھ سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں سمجھ سکتے تو آپ کسی اور سے سمجھنے کے محتاج ہوں گے۔

اب مسئلہ صرف یہ ہوگا کہ آپ امام ابوحنیفہؒ سے سمجھ لیں گے یا مولوی طالب الرحمٰن سے سمجھ لیں گے۔ بہرحال نبی ﷺ سے آپ نہیں پوچھ سکتے۔ کسی امتی سے ہی پوچھیں گے۔

اس سے یہ پتا چلا کہ اب انہوں نے اجتہاد کو بھی مان لیا ہے۔ یہ ہمیں اہل الرائے کہا کرتے ہیں اب انہوں نے تیسرے نمبر پر اجتہاد کو مان لیا ہے، اب یہ اپنے آپ کو اہل حدیث نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ اجتہاد کو تیسرے نمبر پر مان رہے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ اصول حدیث کی ساری اصطلاحات قرآن و حدیث میں نہیں ہیں۔ لیکن قرآن پاک میں ایک آیت آئی ہے۔

﴿ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا﴾

اس سے تو یہ پتا چلا کہ فاسق کی بات بھی اگر تحقیق سے پتا چلے تو وہ مان لینی چاہئے۔ کیا پروفیسر صاحب لکھ دیں گے کہ فاسق کی حدیث حجت ہے۔ حالانکہ یہ کبھی بھی نہیں مانتے۔

حاجی صاحب یہ آیت صحابہ نے پڑھی تھی یا نہیں؟۔ یقیناً پڑھی تھی۔ صحیح مسلم میں ہے۔

لم یکونوا یسئلون عن الاسنا.

کہ صحابہ قطعاً سند کی تحقیق نہیں کرتے تھے۔ مسلم سے یہ بات سامنے آجائے گی کہ وہ سند نہیں دیکھتے تھے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ یہ ضروری ہے، لازم ہے، خدا کا حکم ہے۔

اب سارے صحابہ کو پروفیسر صاحب فرض کا تارک قرار دے رہے ہیں۔ پھر۔

﴿ان جآء کم فاسق بنبأ﴾

میں دنیاوی بات کا ذکر تھا اور یہ اس کو دین پر فٹ کر رہے ہیں۔ یہ دنیا کی بات کو دین کی

بات پرفٹ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں بھی موقع دیں گے یا نہیں۔

صحابہ نے ایک قاعدہ بھی اصول حدیث کا نہیں لکھا۔ اگر یہ فرض تھا تو انہیں لکھنا چاہئے تھا یا نہیں؟۔ کیونکہ اس آیت پر سب سے پہلے عمل صحابہ نے کرنا تھا۔ تابعین نے ایک قاعدہ بھی اصول حدیث کا نہیں لکھا۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

نحمدہ ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد.

میں نے بیٹھتے ہی یہ بات کہی تھی کہ تقلید شخصی کس چیز کا نام ہے؟۔ واجب کس چیز کا نام ہے؟۔ انہوں نے دوٹرنوں میں تقلید کی تعریف یہ کی ہے کہ اشاروں اور کنائیوں کو سمجھنے والا مجتہد ہوتا ہے۔ اور جو اس سے سمجھتا ہے وہ مقلد ہوتا ہے۔

پہلے کہا تھا جو دلائل کو نہیں جانتا وہ مقلد ہوتا ہے۔ اور جو دلائل کو جانتا ہے وہ مجتہد ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تعریف کہ اشاروں اور کنائیوں کو سمجھنے والا مجتہد ہوتا ہے۔ اور جو نہ سمجھ سکے بلکہ مجتہد سے پوچھ کر عمل کر لے وہ مقلد ہوتا ہے، یہ تعریف کتاب سے دکھا دیں۔

(طالب الرحمٰن نے حضرت سے کہا تھا **لم یکونوا یسئلون عن الاسناد** مسلم سے دکھائیں۔ حضرت نے نکال کر دکھایا کہ ابن سیرین جو تابعی ہیں وہ فرماتے ہیں **لم یکونوا یسئلون عن الاسناد** کہ پہلے لوگ جو تھے صحابہ، تابعین وہ سند کے بارے میں پوچھتے ہی نہیں تھے کہ کس سے نی۔ **فلما وقعت الفتنة** جب فتنہ پیدا ہو گیا **قالوا سموا لنا رجالکم** انہوں نے کہا اپنے راوی کا نام بیان کرو۔ **فینظر الی اهل السنة فیؤخذ حدیثهم** کہ اہل سنت کی حدیث لی جائے گی اور اہل بدعت کی حدیث نہیں لی جائے گی۔ [1]

(۱). مسلم ص ۱۱

اخبرنا محمد بن حمید ثنا جریر عن عاصم عن ابن سیرین قال

معلوم ہوا کہ پہلے لوگ سند کی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے۔ اگر اس آیت ان جاءکم فاسق الخ میں سند کی تحقیق مراد ہے اور یہ فرض ہے تو صحابہ تابعین معاذ اللہ سارے گناہ گار ہوئے۔

مسلم شریف سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس وقت دو ہی گروہ تھے اہل سنت والجماعت اور اہل بدعت، اہل حدیث نامی کوئی گروہ اس وقت موجود نہیں تھا۔ تابعین کے دور تک اہل حدیث نامی فرقے کا ذکر قطعاً اس مسلم شریف میں نہیں نظر آتا اس وقت جو لوگ تھے وہ یا تو اہل سنت تھے یا اہل بدعت۔ اہل حدیث نامی فرقے کا ذکر قطعاً مسلم شریف میں موجود نہیں ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

آپ میرے سوالوں کا جواب لے کر دیں تقلید کی تعریف اگر قرآن و حدیث میں نہیں ہے تو اپنے امام سے ثابت کریں۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مقلد کے لئے اپنے امام کا قول حجت ہے۔ اگر یہ کہیں کہ امام کے قول میں بھی نہیں ملتی تو پھر یہ اصطلاحات کی کتابوں سے ثابت کریں۔

تقلید شخصی کی تعریف، واجب کی تعریف، پھر تقلید شخصی کا واجب ہونا اپنے امام سے دکھائیں۔ پھر اس کو قرآن و حدیث سے ثابت کریں کہ تقلید شخصی واجب ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ ہم چار دلائل کو مانتے ہیں۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ بتائیں کہ اجماع سے کون سا اجماع مراد ہے۔ اجماع کہتے ہیں جمع ہونے کو، اگر تو ساری امت کے جمع ہونے کو اجماع کہتے ہیں تو یہ تو حدیث سے ثابت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ تو اس کی دلیل حدیث سے مل گئی۔

كانوا لا يسئلون عن الاسناد ثم سألوا بعد ليعرفوا من كان صاحب السنة اخذوا عنه ومن لم يكن صاحب سنة لم ياخذو عنه (سنن دارمی)

اور اجتہاد کے بارے میں بتائیں کہ کون سی آیت سے اس کو نکالا ہے یا کس حدیث سے یہ مسئلہ نکالا ہے۔ جو بھی اجتہاد کریں اس کے بارے میں یہ بتائیں کہ قرآن کی کون سی آیت سے کررہے ہیں، کون سی حدیث سے کررہے ہیں۔

انہوں نے یہ کہا کہ **سبحان ربی العظیم** آہستہ بغیر دلیل کے پڑھتے ہیں یہ تقلید ہے۔ کیونکہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ ان کا امام **سبحان ربی العظیم، سبحان ربی الاعلی** آہستہ پڑھتا تھا یا نہیں۔ بغیر دلیل کے پڑھتا تھا یا دلیل کے ساتھ۔

اگر بغیر دلیل کے پڑھتا تھا تو پھر وہ بھی مقلد ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ دلیل موجود ہے۔ کہ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ جو چیز ہم نے اونچی سنی وہ تو بتلا دی اور جو چیز آہستہ سنی وہ بتلا نہیں سکتے تھے۔

جو چیزیں اونچی پڑھنی ہیں ان کے متعلق ضرورت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے اللہ کے رسول اللہ اکبر اونچی آواز میں کہا کرتے تھے (اس پر حضرت اوکاڑوی نے فرمایا یہ حدیث نکال کر دیں) آہستہ ان کا امام بھی کہتا تھا۔ اور یہ خود مان چکے ہیں کہ آہستہ کہنے کی دلیل کوئی نہیں ہے۔ تو ان کا امام بھی مقلد ہو گیا۔

انہوں نے کہا کہ مجتہد وہ ہوتا ہے جو اشاروں اور کنائیوں کو سمجھے اور مقلد وہ ہے جو اس سے پوچھ لے۔ یہ تعریف بھی دکھا دیں۔ یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے نہیں پوچھ سکتے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ اپنے امام سے اب پوچھ سکتے ہیں؟۔ نبی ﷺ کی باتیں تو سند کے ساتھ موجود ہیں جو باتیں ہم اس طرح معلوم کریں گے گویا ہم اللہ یا اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھ رہے ہیں۔

ان کے امام کی کوئی سند ہو تو دکھائیں۔ جن مسائل پر یہ عمل کرتے ہیں کیا وہ ان کے امام سے سند کے ساتھ ثابت ہیں؟۔ اگر ہیں تو دکھائیں۔ [1]

(۱)۔ حضرات غیر مقلدین کا یہ اعتراض بھی بے جا ہے۔ یہ اعتراض نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے اور نہ ہی انگریز کے دور سے پہلے کسی ایک محدث نے یہ اعتراض

انہوں نے کہا تم یہ کہتے ہو فاسق کی بات مان لینی چاہئے۔ اس وقت کے جولوگ تھے فسق

کیا، نہ کسی ایک مفسر نے یہ اعتراض کیا، کوئی محدث یا مفسر تو کجا کسی چور، زانی، بدمعاش کو بھی نہیں پیش کیا جا سکتا کہ جس نے یہ اعتراض کیا ہو۔ کیا ۱۲ صدیوں میں کسی کو یہ اعتراض نہ سوجھا؟ یہ اعتراض اگر سب سے پہلے کیا ہے تو محمد معین ٹھٹھوی نے ۱۱۶۲ھ میں دراسات اللبیب نامی کتاب میں کیا ہے۔ اور یہ محمد معین ٹھٹھوی شیعہ تھا، حضرت علیؓ کو خلفائے ثلثہ سے افضل کہتا تھا۔ ابو طالب کے اسلام پر کتاب لکھی، ماتم حسینؓ تک کو جائز کہتا تھا۔ (فقہاء ہند ص ۲۳۷ ج ۵ تا ص ۲۴۰)

نیز غیر مقلدین علامہ ابن حجرؒ کی اقتداء کرتے ہوئے راویوں پر جتنی جرح کرتے ہیں علامہ ابن حجرؒ ۷۷۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۵۲ھ میں وفات پائی، وہ اپنی کتاب میں جو پہلی یا دوسری صدی کے راویوں پر جرح کرتے ہیں تو یہاں غیر مقلدین کو سند یاد نہیں ہوتی اور مناظروں میں ابن حجرؒ کی چوکھٹ پر ماتھا رگڑتے ہوئے اس کے اقوال پیش کرتے جاتے ہیں۔ اسی طرح علامہ ذہبی کی چوکھٹ پر سجدہ کرتے ہوئے میزان الاعتدال سے اور تذکرۃ الحفاظ سے جب اقوال پیش کرتے ہیں اس وقت کبھی ان کو سند یاد نہیں آئی۔ اگر ابن معین، شعبہ، یحیٰ قطان اور دوسرے آئمہ جرح وتعدیل کے جو اقوال پیش کرتے ہیں ان کی سند بطریق محدثین اگر یہ پیش کر سکتے ہیں تو اس طرح صرف تین اقوال کی سند پیش کریں۔ دیدہ باید۔

اسی طرح اصول حدیث میں جو محدثین کے اقوال ہیں ان کو بسند صحیح ان محدثین سے ثابت کریں۔ اسی طرح قرآن پاک آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کہیں پتھروں پر لکھا گیا، کہیں چمڑے پر متفرقاً جمع ہوا، پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسے جمع فرمایا تو یہ متواتر ہو گیا۔ اب اس کی ایک ایک آیت کی سند پیش کرنا ضروری نہیں۔ اسی طرح کتب فقہ متفرقاً تو امام صاحب کے سامنے جمع ہو گئیں پھر آپ کے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمدؒ، وغیرھم نے ترتیب دیں۔ اس لئے سند کی ضرورت

کے باوجود جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ بعد میں چونکہ اہل بدعت پیدا ہو گئے، تو اس لئے تحقیق کی

نہیں۔ لیکن اس کے برعکس کتب احادیث نہ تو آپ ﷺ نے جمع فرمائیں نہ صحابہ نے بلکہ دو صدیوں کے بعد جمع ہوئیں۔ اس لئے اس کی سند کی ضرورت پڑی۔ اب جو غیر مقلدین فقہ کے بارے میں تو سند کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن اقوال جرح وتعدیل اور اقوال اصول حدیث میں بغیر ثبوت سند کے اعتماد کر لیتے ہیں، اس پر یہی کہا جا سکتا ہے۔

آنچہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

پھر یہ کہ امام صاحب سے بھی لکھنا ملتا ہے۔

عن الحسن بن صالح قال سمعت ابا مقاتل حفص بن مسلم يقول اول ما وضع ابو حنيفة رحمه الله تعالىٰ (كتاب الصلوٰة) فسمى كتاب العروس. (مقدمه كتاب التعليم ص ١٧٢، بحواله مناقب موفق)

اسی طرح شیخ ابوعبداللہ محمد بن یحیٰی جرجانی استاذ القدوری فرماتے ہیں۔ ان ما رسمه ابو حنيفة في الشروط لم يسبقه اليه احد. (ص١٧٣)

امام یحیٰی بن معین حضرت علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں کہ امام اعمش حج کے لئے گئے بہت سے علماء ساتھ تھے۔ انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا امام ابوحنیفہؒ کے پاس جاؤ اور کہو کہ احکام مناسک لکھ دیں، میں امام صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ نے احکام مناسک لکھ دیئے اور میں امام اعمش کے پاس لے آیا۔

(ص١٧٣ بحوالہ الخیرات خوارزمی)

قال يزيد بن هارون لما سئل عن النظر في كتبه انظروا فيها فاني ما رأيت احدا من الفقهاء يكره النظر في قوله. (ص ١٧٣ بحواله

شرارت پڑی۔اور دلیل قرآن کی یہ آیت ہے۔

الخیرات الحسان)

یزید بن ھارون سے جب امام صاحب کی کتب دیکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا انکی کتب کو دیکھو اس لئے کہ میں نے فقہاء میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جوان کے قول میں نظر کرنے کو ناپسند سمجھتا ہو۔

یزید بن حارون نے کیا عجیب بات فرمائی کہ فقہاء میں سے کوئی ناپسند نہیں سمجھتا۔آج کل بھی فقہاء تو ناپسند نہیں سمجھتے البتہ کچھ سفہاء اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو ناپسند کہتے ہیں۔نبی اقدس ﷺ نے فقہاء کی شان بیان فرمائی ہے۔

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد. (ترمذی ص۹۷ ج۲)

نہ کہ سفہاء کی۔اس سے ایک لطیف نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ فرمان رسول ﷺ کے مطابق شیطان پر بھاری ہیں وہ تو بقول یزید بن حارون کے کتب ابی حنیفہؒ میں دیکھنا ناپسند نہیں سمجھتے اور جو سفہاء سمجھتے ہیں وہ اشد علی الشیطان کی ضد ہیں نہ کہ اشد علی الشیطان۔

ان الامام اول من وضع کتابا فی الفرائض وهو اول من وضع کتابا فی الشروط.(ص ۱۷۴ بحواله موفق)

احمد بن اسماعیل بن جرائیل کے بارے میں آتا ہے کہ سمع کتب ابی حنیفة وابی یوسف (ص۱۹۳ بحوالہ ابن ماکولا) اگر کتب تھیں ہی نہیں تو سنا کیسے؟

محمد بن المثنی ۲۵۲ھ فرماتے ہیں کنت انظر فی کتب ابی حنیفة ص۱۹۴ بحوالہ تہذیب التہذیب) کہ میں ابوحنیفہؒ کی کتب دیکھا کرتا تھا۔

امام محمد بن احمد الشروطی فرماتے ہیں میں نے امام طحاویؒ سے پوچھا کہ تو نے اپنے خالو کا مذہب کیوں چھوڑا؟ اور مذہب حنفی کیوں قبول کیا؟ فقال لانی کنت اری خالی

انہوں نے یہ کہا کہ یہ آیت دنیاوی خبر کے بارے میں تھی۔ یہ دنیا کی نہیں بلکہ دین کی

یدیم النظر فی کتب ابی حنیفة فلذالک انتقلت الیه. (ص۱۹۴ بحوالہ کتاب ارشاد ابویعلی الخلیلی)

ترجمہ۔ امام طحاویؒ نے فرمایا میں اپنے ماموں کو دیکھتا تھا کہ وہ ہمیشہ امام ابوحنیفہؒ کی کتابیں دیکھتے رہتے تھے، اسی لئے میں اس مذہب کی طرف آ گیا۔

امام ابونعیم فرماتے ہیں اول من کتب کتب ابی حنیفة اسد بن عمرو (ص۱۹۴ بحوالہ مناقب الصیمری) امام ابونعیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے ابوحنیفہؒ کی کتب کو لکھا وہ اسد بن عمرو ہیں۔

قال الواقدی ---- کتبت کتب ابی حنیفة عن حاتم بن اسماعیل عنه (ص ۱۹۴ بحواله القرشی)

واقدی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہؒ کی کتب کو حاتم بن اسماعیل سے لکھا انہوں نے ان سے۔

عبدالعزیز بن خالد الصنانی فرماتے ہیں۔

قرأت کتب ابی حنیفةؒ علی ابی حنیفةؒ فلما فرغت منها قلت له اروی عنک هذه الکتب قال نعم. (ص ۱۹۵ بحواله حارثی و موفق)

عبدالعزیز بن خالد الصنانی فرماتے ہیں میں نے ابوحنیفہؒ کی کتب کو ابوحنیفہؒ پر پڑھا۔ پس جب میں فارغ ہوا، اس سے میں نے عرض کیا کہ میں ان کو آپ سے روایت کر سکتا ہوں؟۔ فرمایا ہاں۔

عبدالعزیز بن خالد کون تھے؟

امام اهل الترمذ وصنانیان وقاصیهم قد تفقه علی ابی حنیفة و کتب کتبه وحملها وبثها بخراسان (ص ۱۹۵ بحواله موفق

بات تھی۔ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابی کو زکوۃ لینے کے لئے بھیجا یہ گئے تو وہ ہتھیار لے کر آ گئے۔ یہ

ص ۶۸ ج ۱)

عبدالعزیز بن خالد اھل ترمذ اور صنانیوں کے امام اور ان کے قاضی تھے، انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے فقہ حاصل کی اور آپ کی کتب کو لکھا اور انہیں لے گئے اور خراسان میں پھیلا دیا۔

قال محمد بن داؤد اتینا عیسیٰ بن یونس فاخرج الینا کتاب ابی حنیفةؒ لیقرأ علینا فقال له بعض القوم یا ابا عمرو تحدث عن ابی حنیفةؒ فقال رضیت به حیا افلا ارضیٰ به بعد الموت.

(ص ۱۹۳ بحواله موفق ۱۹۷ ج ۱)

محمد بن داؤد فرماتے ہیں ہمارے پاس عیسیٰ بن یونس تشریف لائے، پس ہماری طرف امام ابوحنیفہؒ کی کتاب نکالی تا کہ اس کو ہم پر پڑھیں، پس ان کو بعض لوگوں نے کہا کیا تو ابوحنیفہؒ سے بیان کرتا ہے، اے ابوعمرو؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ زندہ تھے میں ان سے راضی رہا کیا اب موت کے بعد ان سے راضی نہ رہوں؟

روی الخطیب فی تاریخه باسناده الی عبدالله بن مبارک قال قدمت الشام علی الاوزاعی فرأیته ببیروت فقال لی یا خراسانی من هذا المبتدع الذی خرج بالکوفة یکنی ابا حنیفة فرجعت الی بیتی فاقبلت علی کتب ابی حنیفةؒ فاخرجت منها مسائل جیاد المسائل وبقیت فی ذالک ثلاثة ایام فجئته بعد الثالث وهو مؤذن مسجدهم وامامهم والکتاب فی یدی فقال ای شیء هذا الکتاب فناولته فنظر فی مسألة کتبت فیها قال النعمان بن الثابتؒ فما زال قائما بعد ما اذن حتی قرأ صدرا من الکتاب ثم

سمجھے کہ مجھ پر حملہ کرنے آ گئے ہیں۔ چنانچہ اس صحابی نے واپس آ کر کہا کہ وہ تو مرتد ہو گئے ہیں۔

وضع الکتاب فی کمه ثم اقام وصلی ثم اخرج الکتاب حتی اتی علیها فقال لی یا خراسانی من النعمان بن ثابت؟ قلت شیخ لقیته بالعراق فقال هذا نبیل من المشائخ اذهب فاستکثر منه. قلت هذا ابو حنیفة التی نهیت عنه.

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت کی ہے کہ میں ملک شام میں امام اوزاعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کو بیروت میں پایا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا اے خراسانی وہ بدعتی کون ہے جو کوفے میں ظاہر ہوا ہے جس کو ابوحنیفہؒ کہتے ہیں؟ میں اپنے گھر واپس آیا اور امام ابوحنیفہؒ کی کتابوں کو از سر نو پڑھا، ان میں سے کچھ عمدہ عمدہ مسئلے نکالے۔ تین دن تک یہ کام کرتا رہا۔ تیسرے دن حاضر ہوا، وہ موذن اور امام تھے۔ کتاب میرے ہاتھ میں تھی فرمانے لگے یہ کتاب کیا ہے؟ میں نے پکڑا دی انہوں نے اس میں سے ایک مسئلہ دیکھا جس پر میں نے لکھ رکھا تھا قال نعمان بن ثابت وہ اذان کے بعد کھڑے کے کھڑے رہ گئے، کتاب کا ابتدائی حصہ پڑھ ڈالا پھر کتاب آستین میں رکھ لی اور نماز پڑھائی، پھر کتاب نکالی اور پوری پڑھ ڈالی۔ پھر فرمایا خراسانی یہ نعمان بن ثابت کون ہے؟ میں نے عرض کیا ایک شیخ ہیں جن کی زیارت میں نے عراق میں کی۔ فرمانے لگے یہ مشائخ میں صاحب فضیلت ہیں، جاؤ ان سے بہت زیادہ علم حاصل کرو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ وہی ابو حنیفہؒ ہیں جن سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

اس قصے کو ابوالقاسم جرجرائی نے بھی عبداللہ بن مبارکؒ سے نقل کیا ہے۔ ان کی روایت کے آخر میں اتنا اضافہ ہے کہ اس کے بعد امام ابوحنیفہؒ اور امام اوزاعیؒ مکہ مکرمہ میں مل گئے اور آپس میں متعدد اجتماعات ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ امام اوزاعیؒ ان مسائل کے بارے میں جو میرے رقعہ میں تھے بحث کر رہے تھے۔ اور امام ابوحنیفہؒ اس

اس پر اللہ کے رسول ﷺ حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ یہ آیت اتری کہ اگر کوئی آدمی

سے زیادہ وضاحت کر رہے تھے جو میں نے اپنے رقعے میں لکھ رکھا تھا۔ جب دونوں الگ ہو گئے تو میں امام اوزاعیؒ سے ملا، انہوں نے فرمایا کہ مجھے امام ابوحنیفہؒ پر ان کی کثرت علم اور وفور عقل پر رشک آیا، اللہ سے استغفار کرتا ہوں میں کھلی ہوئی غلطی پر تھا، تم ان کو لازم پکڑ و وہ اس کے خلاف ہیں جو مجھ کو پہنچی۔ اس واقعہ کو صیمری نے اخبار ابی حنیفہؒ میں ص ۸۷ پر نقل کیا ہے۔

قال حفص بن غياث سمعت من ابي حنيفة كتبه وآثاره. (ص ۱۹۶ بحواله موفق ص ۱۴ ج ۲)

حفص بن غیاث فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے ان کی کتب اور آثار کو سنا۔

كان وهب بن جرير بن حازم يقول كان ابي يحثني على النظر في كتب ابي حنيفة و كان ابي قد جالسه الكثير. (ص ۴۶ ج ۲)

وہب بن جریر فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد مجھے امام ابوحنیفہؒ کی کتب دیکھنے پر برانگیختہ کرتے تھے، اور میرے والد امام صاحب کے ساتھ کثرت سے بیٹھتے تھے۔

عن لبيد بن ابي لبيد قال كنا عند يزيد بن هارون فقال المغيرة عن ابراهيم انه قال كذا فقام رجل فقال ايها الشيخ حدثنا باحاديث رسول الله ﷺ ودعنا عن هذا فقال يزيد يا احمق هذا تفسير احاديث رسول الله ﷺ وما تصنع باحاديث رسول الله ﷺ اذ لم تعلم معناها وتفسيرها ولكن همتكم السماع والجمع لو كان همتكم العلم لطلبتم تفسير الحديث ومعانيه ونظرتم في كتب ابي حنيفة وفي اقاويله فيفسر لكم الحديث وزجر الرجل واخرجه عن مجلسه. (مناقب موفق ص ۴۸ ج ۲)

ایسی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں یہ نہ ہو کہ ویسے ہی حملہ کر دیا جائے اور بعد میں تمہیں

لبید بن ابی لبید سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم یزید بن ہارون کے پاس تھے پس مغیرہ نے ابراہیم سے بیان کیا کہ انہوں نے اس طرح فرمایا ہے پس ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا اے شیخ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرو اور دور رکھو ہمیں اس سے۔ پس فرمایا یزید نے کہ اے احمق یہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی تفسیر ہی تو ہے، اور تو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کیا کرے گا جب تمہیں ان کی تفسیر اور معنی ہی نہ آتا ہوگا۔ لیکن تمہارا ارادہ بس سننے اور جمع کرنے کا ہے۔ اگر تمہارا ارادہ علم کا ہوتا تو تم حدیث کے معانی اور تفسیر کو طلب کرتے، اور تم ابوحنیفہؒ کی کتب میں اور ان کے اقوال میں نظر کرتے، تو حدیث تمہارے لئے واضح ہو جاتی۔ اور اس آدمی کو ڈانٹا اور مجلس سے نکال دیا۔

عن جعفر بن محمد بن علي الحميري عن ابيه عن جده قال كنت اقرأ كتب ابي حنيفة على ابي حنيفة (موفق ص ١٦٣ ج ٢)

جعفر بن محمد بن علی الحمیری سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ابوحنیفہؒ کی کتابیں ان پر پڑھتا تھا۔

قال الحافظ عبدالله بن داؤد الخريبي من اراد ان يخرج من ذل العمى والجهل ويجد لذة الفقه فلينظر في كتب ابي حنيفة. (ص ١٩٧ بحواله المحدث الصيمري)

حافظ عبداللہ بن داؤد الخریبی فرماتے ہیں جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اندھے پن اور جہالت کی ذلت سے نکل جائے اور فقہ کی لذت کو پائے اسے چاہئے کہ ابوحنیفہؒ کی کتب میں نظر کرے۔

غیر مقلدین کا جہالت سے نکلنے کا ارادہ نہیں ہے اس لئے انہیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔

ندامت اٹھانی پڑے۔

پھر انہوں نے مسلم کا مقدمہ پڑھ کر کہا کہ وہاں یا تو اہل سنت تھے یا اہل بدعت۔ اہل حدیث نہیں تھے۔ یہ اہل سنت تو نہیں ہیں، بلکہ حنفی ہیں۔

اہل سنت اس کو کہتے ہیں جو سنت پر چلے اور یہ حنفی ہیں۔ ایک آدھ حوالے کا حدیث سے دے دینا اس سے اہل سنت نہیں بنتا۔ حنفی اس کو کہتے ہیں کہ جو امام ابوحنیفہؒ کے اقوال خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط ہوں ان کو مانتا ہو۔

کیونکہ مقلد کو یہ حق نہیں ہے کہ میں امام کی اس بات کو نہیں مانتا اور اس کو مانتا ہوں۔ بلکہ مقلد تو مجبور ہے کہ جو کچھ اس کا امام کہے گا اس کو وہ سب کچھ تسلیم کرنا پڑے گا۔

یہ فقہ حنفی کو مانتے ہیں جب کہ نبی ﷺ کے دور میں قرآن وحدیث کو ماننے والے تھے۔

حاجی صاحب۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے مقلد کی تعریف کر دی کہ امام ابوحنیفہؒ خواہ غلط کہیں یا صحیح کہیں ان کو اس پر چلنا پڑتا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

حنفی وہ ہوتا ہے جو امام ابوحنیفہؒ کے قوال کے پیچھے چلے اگر وہ اس تعریف سے انکار کر

وقال الشافعی من لم ینظر فی کتب ابی حنیفة لم یتبحر فی الفقه.

امام شافعیؒ نے فرمایا جس نے ابوحنیفہؒ کی کتب میں نظر نہیں کی وہ فقہ میں متبحر نہیں ہوا۔

قال ابن المبارکؒ کتبت کتب ابی حنیفة غیر مرة کان یقع فیه زیادات فاکتبها. (ص ۱۹۷ بحواله الصمیری)

ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہؒ کی کتابوں کو کئی مرتبہ لکھا جو اس میں زیادتی ہوتی میں اس کو لکھتا تھا۔

کالولید و مثله یقال فی حق معاویة

کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی فاسق کہا جائے گا، وعمرو اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، ومغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، وسمرة بن جندب رضی اللہ عنہ۔

ومعنی کون الصحابة عدول انهم صادقون فی الروایة لا انهم معصومون.

اس کتاب کا نام نزل الابرار من فقہ النبی المختار ہے۔ ایسا جھوٹ تو سکھوں نے بھی اپنے گرو کے ذمے نہیں لگایا ہوگا۔ جیسا انہوں نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے لگایا کہ قرآن پاک سے صحابہ کو فاسق کہا جاتا ہے۔ اور قرآن کی دو آیتیں پڑھی جا رہی ہیں کہ صحابہ فاسق تھے۔ اور پھر باقاعدہ ان صحابہ کا نام لیا جا رہا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فاسق ہیں، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بھی فاسق ہیں، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی فاسق ہیں، اور ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بھی فاسق ہیں۔

پروفیسر صاحب دوسروں کے مذہب سے تو کیا اپنے مذہب سے بھی واقف نہیں۔ جس وحید الزمان کے تراجم یہ پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ان کے تراجم یہ گھر گھر پھیلا رہے ہیں۔ اس نے کتاب لکھی ہے نزل الابرار من فقہ النبی المختار۔ اگر وہ کہتا کہ میں نے اپنی باتیں لکھی ہیں پھر تو یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم وحید الزمان کا اجتہاد نہیں مانتے۔ وہ کہتا ہے کہ میں قرآن کی دو آیتوں سے ثابت کر رہا ہوں کہ بعض صحابہ فاسق ہیں۔

میں نے یہ کہا تھا کہ پروفیسر صاحب تقلید شخصی کا لفظ قرآن پاک سے دکھا دیں اور اس کا شرک ہونا بھی دکھائیں کیونکہ یہ پیمانہ خود پروفیسر صاحب نے بنایا تھا۔ پھر سبحان ربی العظیم کے بارے میں انہوں نے کہا کہ صحابہ نے فرمایا کہ ہم نے جو اونچا سنا اونچا نقل کر دیا۔

یہ بھی قطعاً جھوٹ ہے۔ اس لئے آج نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بالکل واضح ہوگئی ہے۔ مسلم شریف میں حدیث ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے جھوٹے اور دجال پیدا ہوں گے جو۔

یا تو نکم من الاحادیث.

تمہیں کچھ حدیثیں سنایا کریں گے۔

مالم تسمعوا انتم ولا آبائکم.

ایسی حدیثیں کہ تمہارے باپ دادا مسلمان تھے لیکن کبھی انہوں نے وہ حدیثیں سنی ہی نہیں تھیں۔ اور فرمایا۔

فایاکم و ایاھم.

ان سے بچ کر رہنا۔ اور ان کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دینا۔

لا یضلونکم ولا یفتنونکم. (۱)

کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے اندر فتنہ ڈال دیں اور میری امت کو گمراہ کر دیں۔

حضرت پاک ﷺ کی پیشین گوئی درست نکلی اور پروفیسر صاحب جھوٹ بول رہے ہیں۔ انہوں نے جو یہ کہا کہ مقلد وہ ہے جو اپنے امام کی ہر صحیح اور غلط بات کو مانے۔ کسی اہل سنت والجماعت نے قطعاً یہ بات نہیں لکھی۔ حضرت ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا حضرت نے فرمایا تھا دجال ہوں گے، فریب کریں گے، کذاب ہوں گے۔

اب نبی ﷺ کی حدیث سے فریب ہو رہا ہے۔ میں نے آہستہ سبحان ربی العظیم

---

(۱) حدثنی حرملة بن یحیٰ بن عبداللہ بن حرملة بن عمران التجیبی قال ثنا ابن وھب قال حدثنی ابو شریح انه سمع شراحیل بن یزید یقول اخبرنی مسلم بن یسار انه سمع اباھریرة یقول قال رسول اللہ ﷺ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم. (مسلم ص ۱۰)

پڑھنے کی حدیث پوچھی تھی۔ کبھی یہ بھی مان لیتے ہیں کہ ہم بغیر دلیل کے پڑھتے ہیں۔ پھر سوچتے ہیں کہ باہر نکل کر لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے کہ بغیر دلیل کے نماز پڑھتے ہیں؟۔

اور اکیلا نمازی ہر چیز آہستہ پڑھتا ہے۔ اس کی تو ساری نماز ہی بلا دلیل ہوئی۔ بریلوی بھی کہا کرتے ہیں کہ کسی چیز کے منع کی ضرورت تو ہے، لیکن دلیل کی ضرورت نہیں۔ آج پروفیسر صاحب بریلویوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ جب یہ بغیر دلیل کے آہستہ پڑھتے ہیں تو کیا یہ مشرک بنتے ہیں یا نہیں؟۔ ہمیں بھی تو اس کا پتا چلے۔

تقلید ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ ان کے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اپنی کتاب تقلید شخصی سلفی میں لکھتے ہیں کہ تقلید کہتے ہیں کہ کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا دے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔

میں اردو حوالہ اس لئے پیش کر رہا ہوں، کیونکہ آپ حضرات اردو دان ہیں۔

آپ اس کو خود پڑھیں۔ تقلید کہتے ہیں کہ کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا دے گا، اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔ میں نے بھی یہی بات عرض کی تھی کہ دلیل کی تحقیق کیے بغیر محض حسن ظن کی بنا پر کسی کی بات پر عمل کر لینا اس کا نام تقلید ہے۔

یہ وہ تعریف ہے جسے اہل سنت والجماعت نے بھی مانا اور مولوی ثناء اللہ جو ان کا شیخ الاسلام ہے۔ اس نے بھی مانا۔ میں نے تعریف کر دی ہے۔ اب انہوں نے جو یہ پیمانہ مقرر کیا تھا کہ تقلید شخصی کی تعریف قرآن وحدیث سے بیان کریں گے۔ تقلید شخصی کی تعریف بھی آ گئی۔

رہا اجماع ساری امت کسی ایک جگہ اکٹھی ہو یہ تو ہو سکتا ہی نہیں۔ یہ جو قرآن پاک ہے یہ ہمیں جبرائیل نے نہیں بتایا۔ یہ وہی قرآن پاک ہے جو حضور ﷺ پر نازل ہوا۔ اب صرف امت کے اجماع سے ہم اس قرآن کو خدا کا قرآن مان رہے ہیں۔ کہ پوری امت اس کو خدا کا قرآن کہتی ہے۔

حاجی صاحب جس خانہ کعبہ کا حج کر کے آئے ہیں اس کا نقشہ نہ قرآن میں ہے نہ حدیث

ہیں ہے کہ یہی خانہ کعبہ ہے۔ وہاں اور بھی بہت سی مساجد ہیں لیکن ساری امت اس خطے کو کہتی رہی ہے کہ یہ حرم پاک ہے۔ اب اس امت کے اجماع کی وجہ سے ہم اس کو مان رہے ہیں۔ اجماع کی تعریف یہ ہے کہ اہل فن کسی بات پر اتفاق کر لیں اور اس کا کوئی انکار نہ کرے۔ علماء حضرات بیٹھے ہیں کہ عربی کا قانون ہے کہ فاعل پر پیش پڑھا جائے گا اہل فن نے اس پر اتفاق کیا۔ آج تک لوگ اسی طرح پڑھتے چلے آتے ہیں۔ سب کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اجماعی ہے۔

صحیح بخاری شریف جو ہے کیا واقعی یہ امام بخاریؒ نے لکھی یا کسی نے لکھ کر ان کے ذمے لگا دی؟۔ قرآن کہتا ہے کہ لوگ تو کتابیں لکھ کر اللہ کے ذمے بھی لگا دیتے ہیں۔

﴿یکتبون بایدیهم ثم یقولون هذا من عند الله﴾.

تو کیا بخاری کے بارے میں جھوٹ نہ بولا جا سکتا۔ یہاں یہ بھی یہی کہتے ہیں کہ چونکہ امت یہی کہتی آ رہی ہے کہ یہ امام بخاری کی کتاب ہے۔ میں پروفیسر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ امت کس مکان میں جمع ہوئی تھی۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ کتاب محمد بن اسماعیل بخاری کی لکھی ہوئی ہے۔

یہ قرآن پاک وہی ہے جو حضرت رسول پاک ﷺ امت کو دے کر گئے ہیں۔ تو دیکھئے یہ باتیں بغیر امت کے اجماع کے انسان مان سکتا ہی نہیں اس لئے اجماع کا ماننا یقیناً ضروری ہے۔ اب پروفیسر صاحب اجماع کو بھی مان گئے اور اجتہاد کو بھی مان گئے ہیں۔

اب یہ صحابہ کے بارے میں وضاحت کریں کہ یہ جو انہوں نے صحابہ کو فاسق لکھا ہے اور قرآن کی دو آیتیں پیش کی ہیں اگر وحید الزمان یہ کہتا کہ یہ میری ذاتی رائے ہے تب تو یہ انکار کر سکتے تھے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد.

انہوں نے یہ ساری باتیں موضوع سے ہٹ کر کی ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ان کو

موضوع پر پابند کریں۔ میرے نزدیک حجت قرآن اور نبی اقدس ﷺ کی حدیث ہے۔

اجماع کی بات بھی ہم نے کی تھی کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میری امت بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ ہم نے واضح طور پر بتلا دیا کہ یہ مسئلہ تو حدیث سے ثابت ہو گیا۔

میں نے یہ بھی بتلا دیا تھا کہ جو اجتہاد قرآن وحدیث میں ہے اس کو ماننا دراصل قرآن و حدیث کو ماننا ہی ہے، نہ کہ اجتہاد کو ماننا۔ اب آپ دل پر ہاتھ رکھ کر اور کان کھول کر سن لیں کہ ان کے ملا جیون حضرت امیر معاویہ ؓ کو جاہل کہتے ہیں۔ حوالہ کیا پیش کرتے ہیں کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا جائے۔ یہ کہتے ہیں کہ اول من قضی به معاویة۔ یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام شافعی نے جہالت کا ثبوت دیا۔ سب سے پہلے حضرت امیر معاویہ ؓ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

یعنی جہالت کا ثبوت امام شافعی نے دیا اور ان سے پہلے حضرت امیر معاویہ ؓ نے جہالت کا ثبوت دیا۔ نیز یہ وائل بن حجر ؓ کو اعرابی کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ لا یعرف الاسلام ان کو اسلام کا پتا نہیں تھا۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ بتلاؤ کہ کس نے کہا ہے؟۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

ابراھیم نخعی نے کہا ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ ہمارے امام سے پہلے گزرے ہیں۔

طالب الرحمٰن۔

ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے بیٹے پر چھری چلا کر غلطی کی تھی [1]۔

اس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کو کیا پتا تھا وہ تو چھوٹے تھے۔ [2]

---

(۱)۔ طالب الرحمٰن نے اس کا حوالہ پیش نہیں کیا۔

(۲)۔ یہ ہم اپنی طرف سے تو نہیں کہتے بلکہ بخاری میں یہ موجود ہے چنانچہ روایت یہ ہے۔

حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا سفیان قال قال لی ابن ابی نجیح عن مجاهد قال صحبت ابن عمر الی المدینة فلم اسمعه یحدث عن رسول اللہ ﷺ الا حدیثا واحدا قال کنا عند النبی ﷺ فاتی بجمار فقال ان من الشجرة شجرة مثلها کمثل المسلم فاردت ان اقول هی النخلة فاذا انا اصغر القوم فسکت فقال النبی ﷺ هی النخلة. (بخاری ص ۱٦)

ترجمہ۔ بعد سند کے، ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ مدینے تک گیا میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا مگر ایک حدیث، فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا خوشہ لایا گیا، پس آپ ﷺ نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت جس کی مثال انسان کی مثال ہے، پس میں نے ارادہ کیا کہ میں کہہ دوں کہ وہ کھجور ہے، پس میں قوم میں سے سب سے چھوٹا تھا اس لئے خاموش رہا تو نبی اللہ ﷺ نے فرمایا، کھجور ہے۔

یہ دیکھو حدیث موجود ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں فی کل صلوٰۃ یقرأ ہر نماز میں پڑھا جائے گا۔ جو ہم نے آپ سے سنا وہ سنا دیا، جس کو آپ نے مخفی رکھا اس کو ہم نے تم سے مخفی رکھ لیا۔

میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ آہستہ پڑھی۔ میں نے کہا تھا کہ ہر وہ مسئلہ جس کی صراحت اونچی نہیں ہے نیچی ہے، اس کا ذکر نہیں ملے گا۔ ہم سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم اس لئے آہستہ کہتے ہیں کہ اس کے اونچا پڑھنے کی دلیل نہیں۔

تقلید کی تعریف کی تو ہماری کتاب اٹھا کر۔ دوسرا میں نے تقلید شخصی کی تعریف پوچھی تھی اس میں تقلید شخصی کی تعریف ہی نہیں۔ ان کے مولوی کی کتاب ہم اٹھا لیتے ہیں۔ ان کے مولوی کہتے ہیں کہ تقلید کا لغوی معنی ہے گلے میں کسی چیز کا لٹکانا۔

اصطلاحی تعریف کسی کی بات کو بے دلیل مان لینا یہ تقلید ہے۔ کہتے ہیں کہ تقلید کی اصل حقیقت ان یہی ہے کہ کسی کی بات کو بلا دلیل مان لینا۔ میں نے کہا کہ امام کی ہر بات مانی جائے گی تو اس پر انہوں نے کہا کہ جھوٹ بولا ہے۔ یہ لکھتے ہیں

كل من ارى اليه رأى امام المقلد فالدليل عنده قول المجتهد فالمقلد يقول هذا الحكم واقع عندى لانه ادى اليه رأى ابى حنيفة.

مقلد کے نزدیک امام کی بات دلیل ہوگی۔ اور وہ یہ کہے گا کہ یہ بات میرے نزدیک ثابت ہے۔ کیونکہ امام ابو حنیفہ کی میرے پاس یہی رائے پہنچی ہے۔

و كل من ادى اليه فهو واقع عندى.

جو بات امام کی میرے پاس پہنچ جائے وہی میرے نزدیک واقع ہے۔

یہ کہتے ہیں اجماع مانیں گے۔ اجماع کیا ہے۔

لان التقلید علی الحقیق.

تقلید کی حقیقت کیا ہے۔ نبی ﷺ کے علاوہ کسی کی بات مان لینا بغیر دلیل کے اور اس بات پر امت کا اجماع ہے۔ الاخبار فی اصول الاحکام۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ کتاب کس کی ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

یہ کتاب ابن حزم کی ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

ابن حزم تو ہمارا ہے ہی نہیں۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

میں نے یہ ثابت کیا کہ تقلید کی تعریف پر اجماع ہے یا تو کہیں کہ ابن حزم جھوٹا ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

ابن حزم جھوٹا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

یہ کسی سے ثابت کریں کہ انہوں نے کہا ہو کہ ابن حزم جھوٹا ہے۔ اسی طرح اعلام الموقعین میں ہے۔

و اما بدون الدلیل فانما ھو التقلید.

تقلید کیا ہے جس میں دلیل نہ ہو۔

مسلم الثبوت میں۔

العمل بقول الغیر من غیر حجۃ.

کسی کی ایسی بات مان لینا جس کی اس کے پاس دلیل نہ ہو۔

اسی لئے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی بات مان لینا تقلید نہیں۔ فهو عمل بحجة وہ تو حجت پر عمل کر رہا ہے۔ کہ مسئلہ جا کر پوچھتا ہے اور بتلا دیتا ہے کہ یہ مسئلہ یوں ہے۔ اسلام کا مسئلہ بتاتا ہے۔ اسلام کی رائے نہیں پوچھتا۔

رلكن العرف علی ان العامی مقلد للمجتهد.

یہ پوچھنے والا عرفاً مقلد ہے حقیقتاً نہیں۔

نیز یہ لکھا ہے۔

فاالتقليد العمل بقول الغير من غير حجة.

قاضی کا گواہوں سے اور عامی کا مفتی سے پوچھنا تقلید نہیں ہے۔

نبی کی بات ماننا تقلید نہیں تقلید پانچویں چیز ہے۔ جسے یہ مانتے ہیں کہ نہ وہ بات قرآن میں ثابت ہو، نہ وہ حدیث سے، نہ اجماع سے، نہ قیاس سے۔

اور یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے۔

﴿ اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم ﴾

مانو اس چیز کو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی۔

﴿ ولا تتبعوا من دونه اولياء﴾

اولیاء کی بات نہ مانو اس کو چھوڑ کر۔

ہم اجماع کو مانتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ کوئی مسئلہ اگر قرآن و حدیث سے نہیں ملتا لیکن قیاس کر کے اگر قرآن و حدیث سے نکالا جاتا ہے ہم اس کو بھی مانتے ہیں۔

لیکن امام کی ایسی بات ماننا جو نہ قرآن میں ہو، نہ حدیث میں، نہ اجماع میں ہو، نہ قیاس میں۔ اس کو تقلید کہتے ہیں۔

شریعت میں تقلید کس کو کہتے ہیں؟۔

الرجوع الی قول لا حجة لقائله علیه.

کسی آدمی کی ایسی بات مان لینا جس کی اس کے پاس سرے سے کوئی دلیل ہی نہ ہو۔

و ذالک ممنوع فی الشریعة.

اور یہ چیز شریعت میں ممنوع ہے۔

یہ حوالے ان پر قرض ہیں۔ انہوں نے صرف اردو کی کتاب پڑھ کر سنا دی۔

والتقلید قبول قول القائل بلا حجة.

کسی کی بات مان لینا جس کی دلیل اس کے پاس نہ ہو۔ نہ قرآن سے، نہ حدیث سے، نہ اجماع سے، نہ قیاس سے۔

کتاب التعریفات میں تقلید کی تعریف کی ہے۔

التقلید عبارة عن قبول قول الغیر بلا حجة و لا دلیل.

کسی کی بات مان لینا جس پر حجت اور دلیل نہ ہو۔

امام غزالی فرماتے ہیں۔

التقلید هو قبول القول بلا حجة.

کسی کی بات کو مان لینا جس کی اس کے پاس دلیل نہ ہو یہ تقلید ہے۔

و لیس ذالک طریق الی اهل العلم لا فی الاصول و لا فی الفروع.

یہ طریقہ پہنچنے کا نہ تو اصول میں ہے نہ فروع میں۔

حنفیوں، شافعیوں، مالکیوں اور حنبلیوں کی کتابیں تقلید کی تعریف میں پیش کر رہا ہوں۔

آپ ان سے تقلید شخصی کی تعریف کروائیں۔

ان التقلید قبول قول من غیر الدلیل.

تقلید کہتے ہیں کہ کسی کی ایسی بات مان لینا جس کی دلیل ہی نہ ہو۔

اللہ فرماتا ہے میری بات مانو۔

﴿ولا تتخذوا من دونه اولیاء﴾

اولیاء کی بات نہ مانو۔

اور تقلید کہتے ہیں کہ کسی کی ایسی بات ماننا جو نہ قرآن میں ہو، نہ حدیث میں، نہ اجماع میں، نہ اجتہاد میں۔ اب برائے مہربانی موضوع کو پھر وہیں لے آئیں اور ان سے کہیں کہ تقلید شخصی کی تعریف کریں۔ اگر اپنے امام سے نہیں کر سکتے تو اصطلاحات کی کتابوں سے کریں۔

پھر اس کا واجب ہونا ثابت کریں۔ امام کہتا ہے کہ تقلید شخصی واجب ہے، اس سے پوچھا جائے گا کہ تو نے قرآن میں پڑھا ہے یا حدیث میں یا اپنی طرف سے یہ بات کی ہے۔

اگر اس نے اپنی طرف سے یہ بات کی تو اس کے خلاف قرآن میں موجود ہے، اللہ اور رسول کی بات مانو اور اس کے علاوہ اور کسی کی بات نہ مانو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

پروفیسر صاحب نے آدھی آدھی عبارتیں پڑھیں۔ خلاصہ سب کا یہی ہے کہ تقلید

اخذ قول الغیر من غیر حجۃ.[1]

(۱)۔ پروفیسر صاحب پورے مناظرے میں ایک دلیل بھی تقلید کے شرک ہونے پر پیش نہ کر سکے، جبکہ حضرتؒ نے تقلید کی تعریف کر کے اور مثالوں سے یہ بات واضح فرما دی کہ ہر انسان کسی نہ کسی مسئلے میں مقلد ہے۔ یہ حضرات جو تقلید کو شرک کہتے ہیں تقلید ان کی بھی جان نہیں چھوڑ رہی۔ جتنی بھی تعریفات کیں سب کا جواب دے دیا۔

بغیر دلیل کے کسی کی بات ماننا۔ اب بغیر حجت کا تعلق کس سے ہے۔ اگر اس کا تعلق اخذ سے ہو تو یہ تقلید محمود کی تعریف ہے کہ کسی کی بادلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل کے ماننا۔ اور اگر اس کا تعلق قول سے ہے تو یہ تقلید مذموم کی تعریف ہے۔ کہ جو بات نفس الامر میں بے دلیل ہو اس کو ماننا۔ اس وقت جو بات ہو رہی ہے خود انہوں نے یہ عبارتیں پڑھی ہیں کہ مجتہد کی طرف رجوع کرنا اس میں واجب قرار دیا ہے۔

اور مجتہد کی بات بادلیل ہوتی ہے نہ کہ بے دلیل۔

مجتہد تو اعلان کرتا ہے۔

القياس مظهر لا مثبت.[1]

کہ میں کتاب وسنت سے مسئلہ تلاش کر کے بتاتا ہوں اپنی طرف سے گھڑ کر نہیں بتاتا۔
نور الانوار میں یہ بات لکھی ہے۔ مجتہد کی بات کو اس اعتماد پر مان لینا کہ یہ دلیل کے مطابق بتلاتا ہے اس کو تقلید کہتے ہیں۔
اب جتنے لوگ مشکوٰۃ پڑھتے ہیں، پڑھاتے ہیں، اس میں کوئی سند نہیں۔ لہذا مشکوٰۃ پڑھنے پڑھانے والا اس تعریف کے مطابق بالکل مقلد ہے۔
یہ کہہ رہے ہیں کہ تقلید شخصی کی تعریف چاہئے۔ جس کاغذ کو یہ آج صحیفہ آسمانی سمجھتے ہیں اس میں تقلید شخصی کا ذکر ہے۔ لیکن انہوں نے ساری پڑھنے کے بعد کہا کہ میں نے تقلید شخصی کی تعریف نہیں پڑھی، بلکہ تقلید کی پڑھی ہے۔
پروفیسر صاحب آپ توبہ کریں آپ سے کسی نے یہ تو پوچھا نہیں تھا بات تو آپ نے تقلید شخصی کی کرنی تھی نہ کہ مطلق تقلید کی۔ اب انہوں نے پڑھا،

﴿ اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم ﴾

انہوں نے خود ہمیں سمجھا دیا کہ اتباع کا معنی تقلید ہے۔ اب قرآن کی اس آیت پر بھی

(۱)۔ نور الانوار ص ۲۲۸۔

ہمارا ایمان ہے کیونکہ ہم اللہ کو مانتے ہیں انہوں نے۔

﴿ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ﴾

تقلید کے بارے میں خود پیش کی ہے۔ آگے اسی قرآن میں ہے۔

﴿ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ﴾.

اب اللہ کی بات بلا مطالبہ دلیل مانی جاتی ہے یا آدمی شیطان کی طرح اکڑ جائے کہ پہلے دلیل دو۔ اسی طرح نبی ﷺ کی بات بھی بلا مطالبہ دلیل مانی جاتی ہے۔

اسی طرح ہے۔

﴿ و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدٰی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولّٰی ونصله جهنم و سا ئت مصیرا ﴾.

خدا کی تابعداری کے بعد نبی کی تابعداری، پھر اجماع کی تابعداری، جو اجماع کو نہیں مانتا وہ جہنمی ہے۔

﴿ واتبع سبیل من اناب الی ﴾.

تقلید کر اس کے مذہب کی جو میری طرف رجوع کرنے والا ہے۔

(طالب الرحمٰن نے شور مچایا اس پر فرمایا) قرآن پڑھتے وقت شور مچانا ابوجہل کا طریقہ تھا۔ تم قرآن کی ایک آیت سناتے اور چار آیتوں کا انکار کرتے ہو۔

قرآن پاک میں یہ آیا ہے

﴿ و اتبع سبیل من اناب الی ﴾

تقلید کر اس کے مذہب کی جو میری طرف رجوع کرنے والا ہے۔

اور مجتہد وہی ہوتا ہے جو غیر منصوص کو لے کر منصوص کی طرف رجوع کر کے اس کا حکم تلاش کرتا ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے چار اتباعوں کو لازم قرار دیا۔

نمبر ۱۔

اللہ تعالیٰ کی اتباع۔

﴿ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم﴾

نمبر ۲۔

رسول پاک کی اتباع۔

﴿ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی﴾.

نمبر ۳۔

اجماع کی اتباع۔

﴿ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ و یتبع غیر سبیل المؤمنین﴾ الخ.

اور مجتہد کی اتباع۔

﴿واتبع سبیل من اناب الی﴾.

اس نے اتباع کا معنی تقلید خود کیا۔اب جب میں نے اتباع کا معنی تقلید کیا تو شور مچانے لگا کہ ترجمے والا قرآن دیکھو۔ جب انہوں نے یہ ترجمہ کرلیا تو اب ان کو یہ ترجمہ سننا بھی پڑے گا۔

اتباع کا معنی پیروی ہوتا ہے۔اتباع کا لفظ ہو یا پیروی کا۔ان سب کا ایک ہی معنی ہے۔

مجتہد کی بات بادلیل ہوتی ہے اور بادلیل بات کو ماننا یہ تقلید مذموم نہیں ہے بلکہ ممدوح ہے۔

جیسے کتیا کے دودھ کو دودھ ہی کہتے ہیں،اور گائے کے دودھ کو بھی دودھ ہی کہتے ہیں،لیکن ان میں حلال اور حرام کا فرق ہے۔ یہ انہوں نے خود پڑھا کہ عرف میں مقلد کے بات ماننے کو تقلید کہتے ہیں۔

عرف کسے کہتے ہیں؟۔دیکھئے لغت میں حمد کا معنی بھی تعریف ہے،اور نعت کا معنی بھی تعریف ہے۔لیکن عرف میں نعت کہا جاتا ہے نبی پاک ﷺ کی تعریف کو اور حمد کہا جاتا ہے اللہ

تعالیٰ کی تعریف کو۔ اب اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ فلاں آدمی اللہ تعالیٰ کی نعت پڑھ رہا ہے تو ہر پڑھا لکھا آدمی اس کی طرف دیکھے گا کہ یہ کیا بات کر رہا ہے۔ حالانکہ لغت کے اعتبار سے اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

قرآن نے ہمیں عرف کو ماننے کا حکم دیا ہے۔ ضروری نہیں کہ لغوی معنیٰ کو ہی مانا جائے۔ اور عرف میں تقلید کہتے ہیں، مجتہد کی بادلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا اور انہوں نے ان دونوں تعریفوں کو خلط ملط کرنے کی کوشش کی ہے۔

خواہ یہ دس عبارتیں پڑھ لے، خواہ بیس خلاصہ سب کا ایک ہی ہے کہ مجتہد کی بادلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا تقلید ہے۔ اب انہوں نے یہ کہا کہ انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نور الانوار میں جاہل کہا ہے۔ دیکھئے میں ایک قاعدہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک ہے کسی آدمی کا ذاتی قول اور اس کو غلطی لگنا۔ اس نور الانوار کے حاشیہ پر اس کو پرزور طور پر رد کر دیا گیا ہے۔ ایک ہے غلطی لگنا، ایک ہے غلطی چلنا۔

غلطی سے پاک صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، باقی ہر انسان کو غلطی لگ جاتی ہے۔ جیسے قاری صاحب تراویح میں قرآن پڑھتے ہوئے کبھی بھول کر غلط پڑھ لیتے ہیں، لیکن وہ غلطی دنیا میں چلتی نہیں۔

یہ ایسا حوالہ پیش کریں جس کی حنفیوں نے تردید نہ کی ہو، احناف نے صاف طور پر لکھا ہے کہ یہ حوالہ غلط ہے۔ لہذا اس حوالہ کو یہ پیش نہیں کر سکتے۔

یہ ایسا ہے کہ کوئی آدمی ٹیپ لگا کر کہے کہ قاری صاحب نے تمیں غلطیاں کی تھیں۔ حالانکہ وہ غلطیاں لقمہ دے کر تصحیح کر دی گئیں تھیں۔ اور ان غلطیوں کو دنیا میں کوئی پڑھ بھی نہیں رہا۔

صاحب حاشیہ نے اس کا رد کر دیا ہے۔ آپ نور الانوار اگر چہ مجھے نہ دیں کسی اور کو پکڑا دیں وہ دیکھ لے کہ کیا رد کر دیا گیا ہے یا نہیں؟۔ جس طرح قاری صاحب غلطی کر رہے ہیں اور ساتھ اس کو تصحیح کر دے پھر اس غلطی کو پیش کرنا ایسے آدمی کا کام ہے جس کا دامن دلائل سے بالکل

نالی ہو۔

اہل سنت والجماعت نے جن جن غلطیوں کی تردید کردی ہے، ان کو پیش کرنے کا کسی کو کوئی حق ہی نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ انہوں نے قرآن کی آیات لکھ کر صحابہ کو فاسق ثابت کیا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فاسق لکھا۔

کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت فاسق ہونا ضروری ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس کے جواب میں یہی کہا کہ ہم قرآن وحدیث کو مانتے ہیں۔ تو وہ قرآن ہی کی دو آیتیں لکھ کر صحابہ کو فاسق ثابت کررہا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

نحمده ونصلی علٰی رسوله الكريم. اما بعد.

حاجی صاحب ذرا غور کریں کہ تقلید شخصی کا مدعی کون شخص تھا۔ میں نے کہا تھا کہ تقلید شخصی کی تعریف کریں۔ یہ یا تو یہ کہ دیں کہ میں تعریف کر ہی نہیں سکتا۔

یہ جو بات بھی کرتے ہیں حوالہ کوئی نہیں دیتے۔ پہلے اردو کی کتاب ثناء اللہ کی اٹھائی تھی۔ کیا ثناء اللہ کی ساری باتیں یہ مانتے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ اپنے امام کی کتاب سے تقلید کی تعریف دکھائیں۔ اگر آپ ان سے نہیں کر سکتے تو کسی اور سے کریں۔ لیکن انہوں نے نہیں کی۔

انہوں نے اب ایک بات کی ہے کہ تقلید مذموم اور تقلید محمود۔ چلیں تقلید مذموم اور تقلید محمود کی تعریفیں دکھائیں۔ میں نے بیٹھتے ہی یہ کہا تھا کہ یہ تقلید شخصی کی تعریف نہیں کریں گے۔ تقلید مذموم اور تقلید محمود میں فرق کرتے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

پہلے انہوں نے تقلید شخصی کو ثابت کرنا تھا۔ اب یہ تقلید محمود، اور تقلید مذموم کو بھی ثابت کریں گے۔ اور مجتہد کی تعریف بھی کریں گے۔ اور جو انہوں نے کہا کہ آدھی آدھی عبارتیں پڑھ رہا

ہے۔ میں نے کہا کہ میں آدھی آدھی عبارتیں نہیں پڑھ رہا بلکہ پوری پوری عبارتیں پڑھ رہا ہوں۔

تقلید کی تعریف لغوی اردو میں کرتا ہے، گلے میں کسی چیز کو ڈالنا۔ اصطلاحی کسی کی بات کو بے دلیل مان لینا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

بے دلیل کا مطلب واضح کرے کہ دلیل ہو ہی نہ یا دلیل کے پوچھے بغیر عمل کرنا۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

میں تقلید کی تعریف کر رہا ہوں۔

و اما بدو ن الدليل فانما هو التقليد.

یہ پوری تعریف ہے۔ تقلید کہتے ہیں بغیر دلیل کے بات ماننا یہ تقلید ہے۔ دوسری کتاب میں تقلید کی تعریف ہے۔

فالتقليد العمل بقول الغير من غير حجة غير رجوع الى قول رسول الله ﷺ.

انہوں نے کہا تھا کہ نبی کی بات کو ماننا بھی تقلید ہے۔ لیکن مقلدین کی کتابیں یہ بتلا رہی ہیں کہ نبی اقدس ﷺ کی بات ماننا تقلید نہیں ہے۔ نہ اللہ کی بات ماننا تقلید ہے۔ عامی کا قاضی اور مفتی کے پاس جانا یہ بھی تقلید نہیں۔ تقلید اس کے علاوہ باقی بات ماننا جو نہ قرآن میں ہو نہ حدیث میں ہو نہ اجماع ہو نہ ہی اجتہاد ہو۔

یہ ایسی بات ماننا جو ان چار دلائل سے ثابت نہ ہو اس کو تقلید کہتے ہیں۔ یہ عبارت میں نے پوری پڑھی ہے یا ادھوری؟۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

ابھی پتا چل جائے گا کہ آپ نے کیا پڑھا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

یہ شافعیوں مقلدوں کی کتاب ہے نہ کہ اہل حدیثوں کی۔ وہ یہ کہتے ہیں۔

التقليد قبول قول القائل بلا حجة.

کسی کی بات بغیر حجت اور دلیل کے مان لینا تقلید ہوتی ہے۔

یہ بھی میں نے پوری پڑھی ہے نہ کہ ادھوری۔

اسی طرح،

اما التقليد قبول القول من غير دليل.

تقلید بغیر دلیل کے بات ماننے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح جو تعریفات میں نے پڑھی تھیں کہ۔

التقليد عبارة عن قبول قول الغير بلا حجة ولا دليل.

کسی کی بات مان لینا بلا حجت اور دلیل کے۔

ان کے نزدیک چار دلائل ہیں قرآن، حدیث، اجماع اور اجتہاد۔

چاروں دلائل میں سے ان کے پاس کوئی دلیل نہ ہو، اس کو ماننا تقلید ہے۔ یہ تعریف کتاب التعریفات میں ہے۔

بیضاوی میں ہے۔

التقليد قبول القول بلا حجة.

اب میں پوری عبارتیں پڑھ رہا ہوں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ پوری عبارتیں نہیں پڑھ رہا۔

التقليد معناه في الشرع الرجوع الى قول لا حجة لقائله

عليه وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله.

ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔

﴿ان الحکم الا للہ﴾

حکم صرف میرا چلے گا۔ نبی ﷺ کا کیوں چلے گا؟۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے جتنے بھی رسول بھیجے ان کی اطاعت کی جاتی ہے۔ محمد ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔

ابوجہل کی اطاعت کا اللہ نے حکم نہیں دیا اس لئے نہیں مانتے۔ اللہ کہتا ہے کہ میرے نبی ﷺ کی مانو۔ اس طریقے سے یہ دکھ دیں کہ اللہ نے فرمایا ہو کہ امام ابوحنیفہؒ کی مانو۔ انہوں نے آیت پڑھی ہے۔

﴿واتبع سبیل من اناب الی﴾.

اور ترجمہ کیا ہے کہ تقلید کرو اس کی جو میری طرف رجوع کر رہا ہو۔

اگر یہ ترجمہ بریلوی، دیوبندی، حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، حنفی آپ کوئی اردو کا ترجمہ لے لیں کہیں بھی یہ لکھا ہوا ہو کہ آپ تقلید کریں اس شخص کی جو میری طرف رجوع کرنے والا ہو تو میری شکست اور ان کی فتح۔

قرآن کی تحریف کرنا یہودیوں کا کام ہے۔ اتنا بڑا مجرم جو قرآن کی آیت کو بدل دے اس کے معنی کو بدل دے اس پر تو اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔

پھر اس آیت میں رجوع کرنے والوں کی پیروی کرنے کا حکم ہے اور ثابت انہوں نے تقلید شخصی کو کرنا ہے۔ تقلید شخصی کی تعریف میں آپ کو بتاتا ہوں۔ شخص کہتے ہیں ایک آدمی کو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

تقلید شخصی کی تعریف آپ کتاب سے کریں اپنی طرف سے نہ سمجھائیں۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

میں کہتا ہوں کہ یہ بیمار ہیں یہ کہتے ہیں کہ کتاب سے دکھاؤ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ماسٹر صاحب ہیں یہ کہیں گے کہ دکھاؤ کون سے قرآن و حدیث میں لکھا ہوا ہے کہ یہ ماسٹر ہیں۔ کسی

ایک آدمی کی بات ماننا یہ تقلید شخصی ہے۔ قرآن کہتا ہے اقتدا کرو اس کی جو میری طرف رجوع کرے، اس کی نہیں بلکہ اس کے راستے کی۔ جو راستے سے پھسل جائے تو وہ راستے پر تو نہیں ہوتا نہ راستہ اس کا ہوتا ہے۔

مومنین اور انبیاء کا راستہ کونسا ہے؟۔ اللہ کی بات مان کر چلنا۔ اگر مومنین سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ تو راستہ نہیں ہوگا۔ راستہ تو وہی ہوگا جو قرآن وحدیث کا ہے۔

اس میں تقلید شخصی کا کوئی وجود نہیں ہے۔ نیز ترجمہ اتنا غلط کیا ہے، ثابت تقلید شخصی کو کرنا ہے نہ کہ تقلید مطلق کو۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ تقلید شخصی کو واجب کرنا ہے۔ اور دوسری طرف آیت وہ پیش کررہے ہیں جو تقلید شخصی کے رد میں ہے۔

اور یہ بھی بتائیں کہ کیا اس آیت پر امام ابوحنیفہؒ نے بھی عمل کیا یا نہیں؟۔

﴿ واتبع سبیل من اناب الی﴾

والا حکم امام ابوحنیفہؒ صاحب کو بھی تھا یا نہیں؟۔ صحابہ کو تھا یا نہیں؟۔ نبی سب سے زیادہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے اس لئے صحابہ نے نبی ﷺ کی پیروی کی۔ کیا صحابہ اس سے مقلد بن گئے ان کے امام مقلد بن گئے۔ اس آیت پر اگر صحابہ ؓ یا ان کے امام عمل کریں تو وہ مقلد نہ بنیں اب یہ آیت ان کے لئے تقلید کی دلیل بن جائے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد للہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد.

پروفیسر صاحب کو میں نے کہا تھا کہ نور الانوار کے حاشیہ پر اس کا جواب لکھا ہوا ہے۔ میں نے حاجی صاحب کو نشان لگا کر دے دیا ہے۔ اب جو بات صاحب کتاب نے لکھی ہے ہم قطعاً اس کی جرأت نہیں کر سکتے یہ ہے بے ادبی کی بات۔ اب شور اس پر ہو رہا ہے کہ میں نے آیت کا ترجمہ غلط کیا ہے۔

اتباع والی آیت پہلے انہوں نے پڑھی تھی۔

﴿ ولا تتبعوا من دونه اولياء ﴾

اس کا ترجمہ کیا اولیاء کی تقلید نہ کرو۔

تقلید کی تعریف ہے التقلید اتباع انسان تقلید دوسرے کی اتباع کرنے کو ہی کہتے ہیں۔

فيما يقول او يفعل معتقد اللوقفية من غير نظر الى الدليل كان هذا المتبع جعل قول الغير قلادة فى عنقه من غير مطالبة دليل.

جو پروفیسر صاحب شور مچار ہے ہیں کہ اتباع اور ہے اور تقلید اور ہے۔ یہ ان کی بات غلط نکلی۔ جب اصول میں لکھا ہے کہ اتباع اور تقلید ایک ہی چیز ہے اس لئے میں نے اتباع کا ترجمہ تقلید کر دیا لہذا یہ بالکل صحیح ہے۔

دوسرا یہ کہ مجتہد کی تقلید دراصل دلیل کی تقلید ہوتی ہے۔ دلیل بادلیل بات ہوتی ہے لیکن من غير مطالبة دليل یعنی دلیل اس کے پاس ہے۔ یہ مانگتا نہیں وقت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ سمجھنے کی وجہ سے کہ مجھ میں اتنی لیاقت نہیں ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

یہ کس کتاب کا حوالہ ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

یہ حوالہ کشاف اصطلاحات فنون کا ہے۔ دیکھئے میں نے ترجمہ کیا تھا واتبع کا معنی تقلید ہو

رہا ہے یا نہیں؟۔

﴿سبیل من اناب الی﴾

سبیل کا معنی بھی راستہ ہوتا ہے اور مذہب کا معنی بھی راستہ ہے۔تو جب سبیل کا معنی میں نے مذہب کیا یا راستہ کیا تو کونسی غلطی تھی۔اب انہوں نے یہ پوچھا کہ ابو حنیفہؒ اس آیت کو مانتے تھے یا نہیں؟۔اس آیت میں دو آدمیوں کا ذکر ہے۔

نمبر ۱۔

انابت کرنے والا۔

نمبر ۲۔

اس کے پیچھے چلنے والا۔

امام ابو حنیفہ تو منیب ہیں، مجتہد ہیں۔کیسے بالکل ایسے ہی ہے جیسے آپ باجماعت نماز پڑھتے ہیں اور آ گے آپ کا امام کھڑا ہوتا ہے۔اب جو بعد میں آئے گا تو وہ مقتدی ہی بنے گا۔اب کوئی کہے کہ جو بعد میں آیا ہے اس کے لئے مقتدی بننے کا حکم ہے، امام کے لئے کیوں نہیں۔اگر یہ مقتدی نہیں بنتا تو میں بھی مقتدی نہیں بنتا۔

پروفیسر صاحب کو اتنی بات بھی سمجھ نہیں آ رہی کہ امام امام کی جگہ ہے اور مقتدی مقتدی کی جگہ ہے۔

مجتہد مجتہد کی جگہ ہے اور مقلد مقلد کی جگہ ہے۔امام ابو حنیفہؒ تو من اناب الی میں آ گئے۔پھر من کا لفظ عام ہے جیسے اسم جنس عام ہوتا ہے۔ایک انسان ہوگا تو اس کو بھی انسان ہی کہیں گے اور اگر ہزار انسان ہوں گے تو ان کو بھی انسان ہی کہیں گے۔

اگر ایک مجتہد کی تقلید کر لی جائے تو وہ بھی ثابت ہوگی۔اور اگر زیادہ کی کر لی جائے تو وہ بھی ثابت ہوگئی۔کیونکہ لفظ من عام ہے۔

پھر جیسے علاج میں اختیار ہوتا ہے خواہ جس ڈاکٹر سے بھی کروائیں، حضور ﷺ نے فرمایا۔

انما شفاء العی السول. (۱)

(۱). حدثنا موسیٰ بن عبدالرحمن الانطاکی ثنا محمد بن مسلمة عن الزبیر بن خریق عن عطاء عن جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه فی راسه ثم احتلم فسأل اصحابه فقال اهل تجدون لی رخصة فی التیمم قالوا ما نجد لک رخصة وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی ﷺ اخبر بذالک فقال قتلوه قتلهم الله الا سألوا اذلم یعلموا فانما شفاء العی السوال انما کان یکفیه ان یتیمم و یعصر او یعصب شک موسیٰ علی جرحه خرقة ثم یمسح علیها ویغسل سائر جسده. (ابو داؤد ص ۴۹)

ترجمہ بعد سند کے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے، پس ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا اور اس کے سر میں زخم کر دیا۔ پھر اس کو احتلام ہو گیا پس اس نے اپنے ساتھیوں سے مسئلہ پوچھا کہ کیا میں تیمم کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، اس لئے کہ آپ پانی پر قادر ہیں۔ (مسئلہ بتانے والوں کے سامنے قرآن کی آیت تھی فان لم تجدوا ماء فتیمموا صعیداً طیباً، انہوں نے دیکھا کہ یہ تو قادر ہے اس لئے اجازت نہیں) پس اس نے غسل کیا اور مر گیا۔ پس جب نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو خبر دی گئی پس آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے اس کو قتل کیا اللہ انہیں قتل کرے۔ انہوں نے کیوں نہ پوچھا اگر وہ جانتے نہیں تھے۔ اس لئے کہ جہالت کی شفاء سوال ہے۔ اس لئے کہ اس کے لئے یہ کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر لیتا اور باقی جسم کو دھو لیتا۔ (موسیٰ راوی نے شک کیا ہے آپ ﷺ نے یعصر فرمایا یا یعصب)

جو نہیں جانتا اس کی شفا پوچھنے میں ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ مقلد کو علم نہیں ہوتا۔ اللہ کے نبی ﷺ سوال کو شفا فرما رہے ہیں۔ تقلید کو شفا فرما رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ بات بالکل واضح ہوگئی اللہ کے پیغمبر ﷺ اس طرح مسئلہ سمجھاتے تھے کہ ان پڑھ سے ان پڑھ کو بھی سمجھ میں آ جاتا تھا۔

انہوں نے اتباع والی آیت پڑھی، میں نے کہا کہ چاروں آیتوں کو ماننا چاہیے۔ اب انہوں نے پڑھی۔

﴿ان الحکم الا للہ﴾

اللہ کا حکم مانو۔

پھر نبی ﷺ کا حکم بھی مانو۔

﴿فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم﴾.

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ربانیین جو تھے وہ اللہ تعالیٰ کے احکام سناتے تھے۔

بخاری شریف میں لکھا ہے کہ ربانی فقیہ کو کہتے ہیں۔ [1] اور فقہاء کے جتنے فتاوی مرتب

---

(۱) وقال ابن عباس کونوا ربانیین حکماء علماء فقھاء.

(بخاری ص۱۶ ج۱)

اخبرنا ھارون بن معاویة عن حفص بن غیاث عن ابی عبداللہ الخراسانی عن الضحاک (ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب) قال حق کل من قرأ القرآن ان یکون فقیھا.

(دارمی ص۸۱ ج۱)

اخبرنا ھارون بن معاویة ثنا حفص عن اشعث بن سوار عن

ہیں بلا ذکر دلیل مرتب ہیں۔ اسی کا نام تقلید ہوتا ہے۔

اب یہ قرآن پاک کی ایک آیت پڑھ کر دوسری آیت کو نہیں مانتے اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہی حال اطاعت کا ہے۔

﴿یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله ورسوله﴾

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو۔ یہ اطاعت بلا دلیل ہوتی ہے۔ و اطیعوا الرسول اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت بھی بلا دلیل ہوتی ہے۔ واولئی الامر منکم اور ایسے لوگوں کی جو استنباط اور اجتہاد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک میں ذکر آگیا کہ الذین یستنبطونه منهم۔

استنباط کہتے ہیں زمین کی تہ میں سے چھپا ہوا پانی نکال لینا۔ اس پانی کو نکالنے والا اس کو پیدا نہیں کرتا۔ اس عقیدے سے اس کو پی رہا ہے کہ پیدا تو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے ہاں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے کہ جس نے پانی کو نکال کر ہمارے لئے اس کو پینا آسان کر دیا ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہوتی ہیں یا تنازع یا اتفاق۔ اگر مجتہدین میں اتفاق رہے اس کو اجماع کہتے ہیں اور اگر ان میں تنازع ہو گیا تو ان میں سے ہر ایک کے اجتہاد کو اجتہاد ہی کہا جائے گا۔

اب دیکھیں اس میں چاروں باتیں آگئیں اور ہم نے وہ چاروں باتیں مان لیں۔ اور انہوں نے دو مانیں اور دو کا انکار کر دیا۔ جنہوں نے اطیعوا الرسول کو چھوڑا انہوں نے اپنا نام اہل قرآن رکھا اور یہ کہا کہ وہ خالق ہے اور یہ رسول ﷺ مخلوق ہے۔

الحسن (لو لا ينهاهم الربانيون و الاحبار) قال الحكماء العلماء.

اخبر محمد بن عيينه عن ابى اسحق الفزارى عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير قال كونوا بانيين قال علماء فقهاء.

(دارمی ص۸۱ ج۱)

اگر نبی ﷺ کی بات مان لی جائے تو شرک ہو جائے گا۔

جنہوں نے مجتہدین کو چھوڑا انہوں نے اپنا نام اہل حدیث رکھا اور یہ کہا کہ مجتہد نبی ﷺ کا مخالف ہوتا ہے۔ حالانکہ مجتہد کا اعلان ہوتا ہے۔

القیاس مظهر لا مثبت.[1]

قرآن بھی استنباط کا لفظ لا رہا ہے کہ وہ چھپے ہوئے پانی کو پیدا نہیں کرتے بلکہ ظاہر کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے۔

﴿فاذا جاء هم امر من الامن او الخوف اذاعوا به﴾.

منافقین کا طریقہ تھا کہ جو بات ہوتی اس کو پھیلا دیتے اس کا نقصان ہوتا۔

﴿ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعمه الذين يستنبطونه منهم﴾.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تحقیق کا حق دو ہستیوں کو ہے۔ یا اولی الامر کی طرف رجوع کیا جائے، یا اہل استنباط کی طرف رجوع کیا جائے۔

رسول معصوم ہے، مجتہد ہر اجتہاد میں معذور ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو ہر اجتہاد پر اجر دے رہا ہے۔[2] اب جنہوں نے رسول ﷺ کی طرف رجوع نہیں کیا انہوں نے اپنا نام اہل قرآن

(۱)۔ نور الانوار ص ۲۲۸۔

(۲). حدثني يحيٰ بن يحيٰ التميمي قال انا عبدالعزيز بن محمد عن يزيد بن عبدالله بن اسامة بن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن بسر بن سعيد عن ابي قيس مولى عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص انه سمع رسول الله ﷺ قال اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب فله اجران او اذا حكم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر.

(مسلم ص ۷۶ ج ۲، بخاری ص ۱۰۹۲ ج ۲ تا ص ۲۱۰)

رکھا۔ اور جنہوں نے مجتہد کو چھوڑ دیا انہوں نے اپنا نام دھوکہ دینے کے لئے اہل حدیث رکھ لیا۔

اور فرمایا۔

﴿ولو لا فضل اللہ علیکم ورحمته﴾

اگر اللہ رحمت نہ فرماتے اور تحقیق ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہ دیتے۔

﴿لاتبعتم الشیطن الا قلیلا﴾.

تم نام اگر چہ قرآن کا لیتے ہو اور نام اہل قرآن رکھتے ہو، یا حدیث کا نام لے کر اہل حدیث رکھتے ہو۔ لیکن وہ اتباع شیطان ہے اس لئے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا۔

فقيه واحد اشد على الشيطٰن من الف عابد. (۱)

دیکھئے بات واضح کر دی کہ کچھ لوگ فقہ کے تابعدار ہیں اور کچھ شیطٰن کے تابعدار ہیں۔ فقیہ کے تابعدار کو مقلد کہا جاتا ہے۔ اور شیطان کے تابعدار کو غیر مقلد کہا جاتا ہے۔

نبی اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ منافق کے اندر دو چیزیں نہیں آ سکتیں حسن اخلاق اور فقه في الدين. (۲)

---

(۱). حدثنا محمد بن اسماعيل نا ابراهيم بن موسیٰ نا الوليد نا هو ابن مسلم نا روح بن جناح عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد هذا حديث غريب ولا نعرفه الا من هذاالوجه من حديث الوليد بن مسلم. (ترمذی ص۹۷ ج۲، ابن ماجه ص۲۰)

(۲). حدثنا ابو كريب نا خلف بن ايوب عن عوف عن ابن سيرين عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقه فی الدين هذا حديث

اب دیکھیں میں حدیثیں پڑھ رہا ہوں۔ فقہ کے منکر کو اللہ کے نبی ﷺ شیطان فرماتے ہیں۔[1] اب یہ بھی مجھے ایک حدیث سنا دیں کہ فقہ کے منکر کو اللہ تعالیٰ نے کہیں اہل حدیث فرمایا ہو کہ جو فقہ کا انکار کرتے ہیں ان کو اہل حدیث کہنا۔

بات بالکل واضح ہے کہ ہم حکم میں بھی اطاعت میں بھی یہی کہتے ہیں کہ ان سب کا معنی پیروی ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ کی اتباع والی آیت بھی مانتے ہیں، رسول کی اتباع والی آیت بھی مانتے ہیں، اجماع کے اتباع والی آیت بھی مانتے ہیں۔ منیب مجتہد کے اتباع والی آیت بھی مانتے ہیں۔

اطاعتوں میں بھی ہم چار اطاعتوں کو مانتے ہیں اور حکم میں بھی ہم ربانیین کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں۔ جو فقہاء ہیں اگر سب فقہاء کا اجماع ہو جائے تو اس کو اجماع کہتے ہیں اور اگر اختلاف ہو جائے تو ان میں سے ہر ایک کی رائے کو اجتہاد کہا جاتا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد.

حاجی صاحب سے میں نے بیٹھتے ہی کہا تھا کہ تقلید شخصی کی تعریف کروائیں۔ انہوں نے

غریب ولا نعرف هذا الحدیث من حدیث عوف الا من حدیث هذا الشیخ خلف بن ایوب العامدی ولم ار احدا یروی عنه غیر محمد بن العلاء ولا ادری کیف هو. (ترمذی ص ۹۸ ج ۲)

نوٹ۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ غرابت صحت کے منافی نہیں ہے۔ بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث ہی غریب ہے۔ اور غیر مقلدین دن رات ابن صلاح کی اندھی تقلید میں شور مچاتے ہیں کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری ہے۔

(۱)۔ ترمذی ص ۹۷ ج ۲، ابن ماجہ ص ۲۰

تقلید کی تعریف میں مولانا ثناءاللہ کی جو کتاب پیش کی ہے یہ مولانا ثناءاللہ صاحب پر جھوٹ بولا ہے یہ ان کے مولوی اشرف علی تھانوی کا قول ہے۔

اپنے مولوی کا قول مولانا ثناءاللہ صاحب کے ذمے لگا رہے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

انہوں نے اسی تعریف کو مانا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

مولانا اشرف علی تھانوی بھی فرماتے ہیں کہ تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ دلیل کے موافق بتلائے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

مولانا ثناءاللہ نے اس کی تصدیق کی ہے یا تردید کی ہے؟۔ اس کو مانا ہے۔[1]

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

اب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ یہ تقلید کی تصدیق کرتے ہیں یا تردید۔ مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ تقلید کہتے ہیں کسی کے قول کو اس حسن ظن پر مان لینا کہ وہ دلیل کے موافق بتلائے گا اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔ پھر تقلید کی تعریف میں عدم علم اور عدم معرفت دلیل داخل ہے۔ تو ہدایہ جیسی مدلل کتاب کو پڑھنے اور پڑھانے والے کیونکر مقلد رہ سکتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ حنفی تو مقلد ہیں ہی نہیں کیونکہ ہدایہ پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ ثناءاللہ صاحب نے اس کی تصدیق نہیں کی بلکہ تردید کی ہے۔ انہوں نے غلط حوالوں سے کام لیا۔ مجتہد کی تعریف

(۱)۔ جب مولوی ثناءاللہ امرتسری نے اس تعریف کو نقل کر کے اس کی تردید نہیں کی تو گویا انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ تقلید کی تعریف یہی ہے۔ لہذا حضرت اوکاڑویؒ کا یہ فرمانا کہ یہ تعریف ثناءاللہ نے کی سب درست ہے۔

نہیں کی۔ پھر انہوں نے واتبع سبیل من اناب الی پڑھا۔

میں نے کہا تقلید شخصی کو ثابت کر و انہوں نے نہیں کیا۔ واتبع سبیل من اناب الی یہ

عام ہے۔

عام کے اندر ہر کوئی آ ئے گا۔ اور اتباع کا ترجمہ تقلید کیا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

﴿ واتبع ملة ابراهیم حنیفاً ﴾

کیا یہاں بھی واتبع کا معنی تقلید کریں گے۔ ان کے کہنے کے مطابق نبی ﷺ بھی مقلد بن گیا۔ یہ ایک کتاب کا حوالہ دے کر اتباع کا معنی تقلید کر رہے ہیں۔ میں نے کتنی کتابوں کا حوالہ دیا کہ تقلید کہتے ہیں ایسے آدمی کی بات کو ماننا جس کے پاس کوئی حوالہ نہ ہو۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ تقلید نبی ﷺ کے بعد کسی آدمی کی اتباع کو کہتے ہیں۔

ان کے حوالے کا رد میں ایک اور حوالے سے کرتا ہوں۔ حوالے کے مقابلے میں حوالہ آ جائے گا۔ دونوں ٹکرائیں گے یہ ٹوٹ جائے گا۔

کہتے ہیں۔

الاتباع ما ثبت علیه الحجة.

اور تقلید کسے کہتے ہیں۔

والتقلید معناه فی الشرع الرجوع الی قول لا حجة لقائل علیه.

تقلید کہتے ہیں اس آدمی کی بات کو ماننا جس کے پاس دلیل نہ ہو، نہ قرآن سے، نہ حدیث سے، نہ اجماع سے، نہ قیاس سے۔ اتباع کہتے ہیں۔

ماثبت علیه الحجة.

جس پر دلیل موجود ہو۔ یہ دونوں متضاد ہیں۔ اصول فقہ کی کتاب میں لکھا ہے۔

التقلید عند جماعة العلماء غیر الاتباع.

تقلید اتباع کی غیر ہے۔

لان التقلید اخذ قول الغیر من غیر حجۃ.

تقلید کہتے ہیں بغیر دلیل کے بات ماننے کو لہذا اتباع کا معنی تقلید کرنا غلط ہے۔ اگر اس کا ترجمہ تقلید ہی بنتا ہے تو پھر نبی تو مقلد بن گئے۔

پھر کہتے ہیں امام ابو حنیفہ غیب تھے۔ یہ امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ کے استاد کی تقلید کیوں نہیں کرتے؟۔ کیا وہ ولی نہیں تھے، ان کے استاد صحابی کی تقلید کیوں نہیں کرتے۔ اگر تقلید اور اجماع ان کے نزدیک ایک ہی ہے۔ یہ جو امام ابو حنیفہؒ ہی کے پیچھے چلتے ہیں یہ تقلید شخصی یہ امام ابو حنیفہؒ ہی کی بات مانتی ہے۔ اس کی دلیل یہ نہ قرآن سے دے سکتے ہیں، نہ حدیث سے، نہ اجماع سے، نہ قیاس سے، نہ اپنے امام کی کتابوں سے، نہ صاحبین کی کتابوں سے۔ یہ زہر کا پیالہ پی لیں گے لیکن میرے سوالوں کا جواب نہیں دیں گے۔

میں نے بیٹھتے ہی کہا تھا کہ ان سے تعریف مانگیں۔ انہوں نے تعریف نہیں کی۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

کہ محمود اور مذموم کی تعریف بھی اپنے ذمے لے لی۔ ابھی تک تو تقلید شخصی کی تعریف ہی نہیں کی، جبکہ اس کو واجب بھی ثابت کرنا ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیمار کا علاج سوال ہے۔ اور سوال کا معنی تقلید کیا۔

﴿ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ﴾.

وہ کہتے ہیں کہ مفتی کے پاس جانا تو تقلید ہے ہی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا کہ تقلید کرو یہ قرآن وحدیث میں کیسی تحریفیں کر رہے ہیں۔

صرف اپنے امام کے مسلک کو ثابت کرنے کے لئے۔ ہماری دلیل اب بھی موجود کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن وحدیث کی تقلید کرنا۔

﴿ ولا تتبعوا من دونه اولیاء ﴾

اور اولیاء کی تابعداری نہ کرو۔

یہ بار بار اولی الامر کا کہہ رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ خوف کی بات جو آتی ہے تو رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ اور اولی الامر کی طرف لوٹاؤ۔ پہلا حکم ہے رسول کی طرف لوٹانے کا۔

﴿فان تنازعتم فی شیءٍ فردوه الی الله والرسول﴾

جب تنازع ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات ماننی ہے۔ اولی الامر کی بات تب ماننی ہے جب وہ اللہ کے رسول ﷺ کے موافق بتلائیں۔

لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق.

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی بات نہیں ماننی۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک وفد بھیجا اس میں ایک امیر مقرر کیا اور کہا کہ امیر کی اطاعت کرنا کیونکہ اولی الامر کی اتباع کرنی ہے۔ وہ کسی بات سے ناراض ہو گیا تو حکم دیا کہ آگ لگاؤ، جب لگائی گئی تو کہا اس میں چھلانگ لگاؤ، اس پر بعض نے کہا ہم نے نبی اقدس ﷺ کی اتباع آگ سے بچنے کی لئے کی تھی، اب آگ میں کیسے داخل ہوں۔

یہ آپس میں جھگڑا کرنے لگے حتی کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور اس کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ بعد میں ساری بات آ کر نبی اقدس ﷺ کو بتلا دی کہ آپ نے جس کو امیر بنا کر اس کی اطاعت کا حکم دیا اس نے تو ہمیں آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کی بات مان کر آگ میں چھلانگ لگا دیتے ہمیشہ اس میں جلتے رہتے۔ آئندہ تم کبھی اس سے باہر نہ نکلتے۔ اگر قرآن و حدیث میں موجود ہے تو پیروی کرو ورنہ نہ کرو۔

اب یہ تقلید کے رد میں ہے۔ اولی الامر اگر کوئی ایسی بات کہتا ہے جو اللہ رسول کے خلاف ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق.

رب کی نافرمانی میں کسی کی بات نہیں مانی۔ [1]

آخری بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی بات ماننا یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہوگیا۔ اللہ کی مانتے ہیں کہ وہ خالق و مالک ہے۔ نبی ﷺ کی اس لئے مانتے ہیں کہ اللہ نے نبی ﷺ کی بات ماننے کا حکم دیا۔ اللہ نے کہاں حکم دیا کہ امام ابوحنیفہؒ کی بات مانیں۔ یہ نہ اللہ سے دکھاتے ہیں، نہ نبی اقدس ﷺ سے دکھا سکتے ہیں۔

(1) حدثنا عمرو بن حفص بن غياث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا سعد بن عبيدة عن ابی عبدالرحمن عن علی قال بعث النبی ﷺ سرية وامر عليه رجلا من الانصار وامرهم ان يطيعوه فغضب عليهم وقال اليس قد امر النبی ﷺ ان تطيعونی قالوا بلی قال عزمت عليكم لما جمعتم حطبا واوقدتم نارا ثم دخلتم فيها فجمعوا حطبا فاوقدوا فلما هموا بالدخول فقام ينظر بعضهم الی بعض فقال بعضهم انما تبعنا النبی ﷺ فرارا من النار افندخلها فبيناهم كذالک اذ خمدت النار وسكن غضبه فذكر للنبی ﷺ فقال لو دخلوها ما خرجوا منها ابدا انما الطاعة فی المعروف. (بخاری ص ۱۰۵۸ ج ۲)

یہ تقلید کی دلیل ہے کیونکہ صحابہ نے مراد نبی ﷺ کے متعین کرنے میں قیاس کیا آپ علیہ السلام نے تائید فرمائی، حالانکہ بظاہر یہ خلاف نص تھا لیکن مقبول ہوا۔ معلوم ہوا کہ کبھی قیاس بظاہر معارض نص بھی ہوتا ہے لیکن حقیقت میں مظہر حکم ہوتا ہے اس لئے مقبول ہوتا ہے۔ طالب الرحمٰن خود ہی قیاس کی دلیل بیان کر رہے ہیں۔

آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

چلو ایک جھوٹ اور دیتے ہیں کہ اگر اللہ رسول سے نہیں دکھا سکتے تو اپنے امام ابوحنیفہؒ سے
ان دکھا دیں۔ پہلے ان سے تعریفات کا مطالبہ کریں پھر قرآن وحدیث سے دلائل لیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین

اصطفیٰ. اما بعد.

سارا زور اس بات پر لگایا ہے کہ اتباع اور تقلید میں فرق ہے۔ اتباع کہتے ہیں قرآن و
حدیث کی بات ماننے کو اور تقلید کہتے ہیں جو بات قرآن وحدیث میں نہ ہو اس کو مان لو۔ یہی کچھ
کہا ہے۔

پروفیسر صاحب کو قرآن کی ہوا بھی نہیں لگی کافر سارے کہتے تھے۔

﴿بل نتبع ما وجدنا علیه اباء نا﴾.

ہم اپنے باپ دادا کی اتباع کر رہے ہیں۔

کیا کافروں کے باپ دادا ان کافروں کو قرآن وحدیث سناتے تھے۔

قرآن کہتا ہے۔

﴿لاتبعوا خطوات الشیطٰن﴾[1]

کہ شیطٰن کی اتباع کی۔ کیا شیطٰن ان کو قرآن وحدیث سناتا تھا۔ یہ جو پروفیسر صاحب
پڑھ رہے ہیں ان کو تو قرآن کی ہوا بھی نہیں لگی۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿واتبعوا الشهوات﴾[2]

کچھ لوگوں نے شہوت کی تابعداری کی۔ کیا شہوات قرآن و حدیث کا نام ہے؟۔ جو

(۱)۔۲۱-۲۴

(۲)۔۵۹-۱۹

پروفیسر صاحب لوگوں کو سنا رہے ہیں ۔آ گے فرمایا

﴿ فاتبعوا امر فرعون﴾.[1]

انہوں نے فرعون کے حکم کی تابعداری کی ۔ یہ جو کہتے ہیں کہ اتباع قرآن و حدیث کو ماننے کو کہتے ہیں کیا فرعون ان کو قرآن وحدیث سنا تا تھا۔

یہ جو پڑھ رہے ہیں تو قرآن و حدیث کی تو ان کو ہوا بھی نہیں لگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿ واتبعوا الشھوۃ﴾.

جنہوں نے شہوت کی پیروی کی ۔ کیا شہوت قرآن وحدیث کا نام ہے؟۔آ گے ہے۔

﴿فاتبعوا امر فرعون﴾.

فرعون کی تابعداری کی ۔ یہ جو کہتے ہیں کہ تابعداری قرآن و حدیث کو ماننا ہے۔ کیا فرعون ان کو قرآن و حدیث سنا تا تھا۔ پروفیسر صاحب قرآن و حدیث بالکل نہیں جانتے ۔اس لئے انہوں نے اس قسم کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ کیا واقعتاً ان کی خواہشات کا نام قرآن و حدیث ہی ہے۔اتباع کا لفظ فرعون کے لئے آیا اور شیطٰن کے لئے بھی آیا ہے۔

﴿ان یتبعون الا الظن﴾.

وہ اپنی انکل پچو باتوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔اس لئے انہوں نے جو یہ بات کی کہ قرآن کا انکار کرنے کے بعد یہ بات کر سکتا ہے جو شخص قرآن پڑھا ہوا ہو وہ ایسی بات کبھی بھی نہیں کر سکتا۔

دوسرا انہوں نے یہ کہا کہ یہ کم از کم اپنے امام سے ثابت کر دیں۔ یہ ہے کفایہ کتاب الصوم۔

(۱)_۹۸-۱۱_

واذا كان المفتي على هذه الصفة على العامي تقليده وان كان اخطأ في ذالک ولا معتقداً لغيره هكذا روى الحسن عن ابي حنيفةؒ والرستم عن محمد و بشير بن خليل عن ابي يوسف.

تینوں اماموں نے تقلید کو واجب قرار دیا۔ فقہاء نے جتنے مسائل مرتب کروائے ان کے ساتھ دلائل مرتب نہیں کروائے۔ جب انہوں نے فتاوی بغیر دلیل بیان کئے تو لوگوں کو دعوت تقلید دی۔ جو واقعہ انہوں نے آگ والا سنایا ہے۔ اسے توجہ سے سنیں کہ واقعہ کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا اس کی تابعداری کرنا۔ لیکن اللہ کے نبی ﷺ نے بظاہر جو ان کے حکم کے خلاف تھا اس قیاس پر عمل کرنے کی وجہ سے ان کی تعریف فرمائی جس پر انہوں نے عمل کیا وہ قیاس تھا نہ کہ حدیث۔ [1]

انہوں نے کہا کہ ہم دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے ایمان لائے ہیں۔ تو ہم اس آگ میں کیوں جائیں۔ یہ صاف قیاس ہے۔ اگرچہ انہوں نے حدیث کے مقابلے میں قیاس کیا

(۱)۔ چنانچہ وہ روایت یہ ہے،

حدثنا مسدد قال حدثنا عبدالواحد قال حدثنا الاعمش قال حدثني سعد بن عبيدة عن ابي عبدالرحمن عن عليؓ قال بعث النبي ﷺ سرية فاستأمر رجلا من الانصار وامرهم ان يطيعوه فغضب قال اليس امركم النبي ﷺ ان تطيعوني قالوا بلى قال فاجمعوا الى حطبا فجمعوا فقال اوقدوا ناراً فاوقدوها فقال ادخلوها فهموا وجعل بعضهم يمسک بعضا ويقولون فررنا الى النبي ﷺ من النار فمازا الواحتى خمدت النار فسكن غضبه فبلغ النبي ﷺ فقال لو دخلوها ما خرجوا منها الى يوم القيمة الطاعة في المعروف. (بخاری ص ۱۰۷۸ ج ۲)

لیکن چونکہ حضور ﷺ کی مراد بھی یہی تھی۔ اس لئے اس کو کہتے ہیں اجتہاد فی مراد النص۔
یہ جو کہتے ہیں کہ میں نے ساری عبارتیں مکمل پڑھیں اب دیکھئے تقلید کی تعریف۔

التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجة متعلقة بالامر
والمراد بالحجة حجة وجوه الاربعة.

کہ چار دلیلوں میں سے جو بات نہ پائی جائے اس کا ماننا تقلید ہے۔

والا فقول المجتهد دلیله وحجته.

کہ مجتہد کا قول بے دلیل نہیں ہوتا بلکہ مقلد کے لئے دلیل ہوتا ہے۔

کاخذ العامی من المجتهد.

جیسے عامی مجتہد سے فتویٰ لیتا ہے۔

واخذ المجتهد بمثله والرجوع الی النبی ﷺ واصحابه
علیهم الصلوة والسلام.

اللہ کی بات بھی دلیل، نبی کی بات بھی دلیل، مجتہد کی بات بھی دلیل۔ تو ان کی بات کی طرف رجوع کرنا لغت میں تقلید نہیں کہلاتا۔

فانه رجوع الی الدلیل.

بے شک رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا، اجماع کی طرف رجوع کرنا، مجتہد کی طرف رجوع کرنا، رجوع الی الدلیل ہے۔

وکذا رجوع العامی الی المفتی والقاضی لیس هذا
الرجوع نفسه تقلید وان کان عمل الناس بعده تقلید.

یہ حقیقتاً تقلید نہیں ہے۔ اور جو عمل بعد میں کیا جاتا ہے اس کو تقلید کہا جاتا ہے۔ آگے ہے۔

لان یجاب النص ذالک علیها.

اس لئے کہ کتاب وسنت نے اس کو واجب کیا ہے۔

فهو عمل بالحجة لا بقول الغير.

وہ عمل بالحجت ہے۔لکن العرف اب دیکھئے بات عرف کی آ گئی جو میں سمجھا رہا ہوں کہ ایک ہے لغوی بات، ایک ہے عرفی بات۔لغت میں جس طرح رسول ﷺ کی طرف جانے کو تقلید نہیں کہتے، اجماع کی طرف جانے کو تقلید نہیں کہتے۔لغت کے اعتبار سے مجتہد کی بات ماننے کو بھی تقلید نہیں کہتے۔

لیکن عرف جو اہل اصول کا ہے۔

دل على ان العامي مقلد للمجتهد.

کہ عامی مجتہد کا مقلد ہوتا ہے۔یہ عرف ہے اور ہمیشہ عرف کو مانا جاتا ہے۔

دیکھئے عزیز کا معنی غالب ہے، اللہ کا نام بھی عزیز ہے۔لیکن جب آپ اپنے والد صاحب کو خط لکھتے ہیں تو عزیزم والد صاحب نہیں لکھتے، اس لئے کہ ہمارے ہاں عزیز چھوٹے کو کہا جاتا ہے۔اگرچہ لغت کے اعتبار سے کوئی غلط نہیں ہے۔لیکن پڑھا لکھا آدمی اسے کبھی برداشت نہیں کرے گا۔

اگرچہ وہ لغتاً صحیح ہے۔اب یہ تو کہتے ہیں کہ اللہ کی بات ماننا تقلید نہیں۔اجماع کی بات ماننا تقلید نہیں۔وہاں یہ بھی تو لکھا ہے کہ مجتہد کی بات ماننا بھی تقلید نہیں۔لیکن اب یہ عرف ہو گیا ہے۔جیسے میں نے کہا کہ نعت کا لفظ عرف میں نبی ﷺ کے لئے آتا ہے، حمد کا لفظ عرف میں اللہ کی تعریف کے لئے آ گیا۔اسی طرح تقلید کا لفظ عرف میں مجتہد کی بات ماننے کے لئے استعمال ہوتا ہے جو بادلیل بات ہوا کرتی ہے۔تو فرمایا۔قال امام الحرمين. امام الحرمین نے فرمایا کہ اصولیین جتنے ہیں ان کے عرف میں تقلید کہا جائے گا۔اور یہی بات مشہور ہے۔اور ساری امت نے اس بات کو مانا ہے۔

اب دیکھئے پوری بات سامنے آ گئی۔یہ جب بھی پڑھتے ہیں تو آدھی عبارت پڑھتے ہیں

کہ رسول ﷺ کی بات ماننا تقلید نہیں ۔ یہ آدھی عبارت پڑھتے ہیں ۔ جہاں تقلید کا لغوی معنی ذکر کیا ہے وہ تو بلا دلیل بات ماننے کو کہتے ہیں ۔لیکن مجتہد کی بات اور قاضی کا فیصلہ بادلیل ہوتا ہے ۔ بلا دلیل نہیں ہوتا ۔تو جس طرح نبی ﷺ کی بات ماننا تقلید نہیں ہے، اسی طرح مجتہد کی بات ماننا بھی تقلید نہیں ۔

لیکن عرف میں یہ لفظ مجتہد کے لئے خاص ہوگیا ۔ جو مجتہد کی بادلیل بات کو مانے گا اس کو مقلد کہتے ہیں ۔تو جو پوری بات ہے یہ اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ آدھی آدھی بات کرتے ہیں ۔ انہوں نے اتباع اور تقلید میں فرق کیا تھا ۔ میں نے کتنی آیتیں آپ کے سامنے پڑھیں اور اس کو قطعاً قرآن نہیں آتا ۔

اب دیکھیں نبی ﷺ کے فیصلے کے سامنے اس قیاس کو بیان کر رہا ہے ۔ جو اس آگ کو دوزخ کی آگ پر قیاس کیا گیا ہے ۔ اور قیاس کی طرف آرہا ہے حالانکہ میں نے لکھ کر بھی دے دیا ہے کہ یہ اگر قرآن پاک سے تقلید شخصی کی تعریف ، اس کا حکم دکھا دیں تو میں اپنے دعوے سے دستبردار ہو جاؤں گا ۔ بات ختم ہو جائے گی ۔ کیونکہ کتاب اللہ پر ہمارا اتفاق ہے ۔ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ پہلا نمبر کتاب اللہ کا ہے ۔ اگر یہ کتاب اللہ سے تقلید شخصی کا لفظ ، اس کی تعریف اور اس کا حکم دکھا دیں تو ہم چھوڑ دیں گے ۔

پروفیسر طالب الرحمٰن

تقلید شخصی کا مدعی یہ ہے ہمارا ہے جواب دعویٰ ۔ مدعی جب اپنا دعویٰ ہی پیش نہیں کر سکتا ۔ آپ سارے اسے مل کر کہیں کہ تقلید شخصی کی تعریف اور پھر واجب کی تعریف اور پھر اس کا حکم کہ تقلید شخصی واجب ہے دکھائیں ۔

اسی طرح تقلید مذموم اور تقلید محمود کی تعریف ابھی نہیں آئی ۔ پھر انہوں نے مجتہد کی تعریف جو کی تھی وہ بھی ابھی نہیں آئی ۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ آدھی آدھی عبارتیں پڑھتے ہیں ۔ میں نے پوری عبارتیں پڑھی ہیں اگر میں نے پوری عبارت نہ پڑھی ہو تو میری شکست اور ان کی فتح ۔ پھر کہتا ہے

کہ عبارت تو پوری پڑھتا ہے لیکن تشریح نہیں کی۔ ہر بات کی تشریح کرنا کیا ضروری ہے؟۔ یہ تمام چیزیں ان کے ذمے فرض تھیں۔ جو انہوں نے پوری نہیں کیں۔

انہوں نے اتباع اور تقلید کے معنی کا فرق ثابت کرنے کے لئے قرآن کی آیتیں پڑھی ہیں۔ جب یہ خود مانتے ہیں کہ ایک ہے لغوی معنی اور ایک ہے اصطلاحی معنی۔

اب صلوٰۃ کا یہ معنی کرتے ہیں تحریک الصلوین. چوتڑوں کو ہلانا۔ اب ان سے پوچھو کہ اقیموا الصلوٰۃ کا کیا معنی ہے کہ چوتڑ ہلاؤ۔ یہ تو لغوی معنی ہے۔ یہاں اتباع کا جو معنی ہے وہ ہے لغوی معنی۔ اور اصطلاحی معنی کون بیان کرتا ہے۔ اصطلاحی معنی بیان کر کے کہتے ہیں کہ شریعت میں اتباع اس کی بات کو ماننے کو کہتے ہیں کہ جس کی بات حجت ہو اس کو ماننا۔

التقليد معناه في الشرع الرجوع الى القول لا دليل لقائله عليه.

شریعت میں اتباع کہتے ہیں جس کی بات حجت ہو اور تقلید کہتے ہیں جس کی بات حجت نہ ہو۔ اب مولوی صاحب اور میرا جھگڑا ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اتباع کا معنی یہ ہے میں کہتا ہوں کہ اتباع کا معنی یہ ہے۔ میں نے دو کتابوں سے پیش کیا ہے۔ کہ اتباع کا معنی حجت ہے۔ لغت میں اتباع کا معنی عام ہے لغت میں کسی کافر کی بات ماننے کو بھی اتباع کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بات ماننا بھی اتباع ہو سکتی ہے۔۔ لیکن اصطلاحاً نبی اکرم ﷺ کی بات کو ماننا ہی اتباع ہو گی۔

﴿اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء﴾.

کہ ان کے پیچھے نہ چلو۔ جو اولیاء گزر رہے ہیں۔ چونکہ ان کتابوں نے فرق کیا ہے اس لئے ہم بھی کرتے ہیں۔ دوسرا انہوں نے کہا روی الحسن عن ابی حنيفة !مام صاحب نے کہا کہ میرے پیچھے چلو۔ امام صاحب کا قول بیان کر رہے ہیں کہ امام صاحب نے کہا وہ کہتے ہیں کہ۔

ان كان المفتى اخطأ فى ذلک.

اگر چہ مفتی غلط فتوے بھی بیان کرے ان کے بقول ابوحنیفہؒ کہتے ہیں پھر بھی مانو۔

فعلى العامى تقليده وان كان المفتى اخطأ فى ذالک.

اگر چہ مفتی اس میں غلطیاں بھی کرتا ہو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

خطا کا معنی بیان کرو۔

بولے نہ جان بوجھ کے جینے میں بغض ہے
بلا ارادہ حلق سے اتر جائے کوئی گناہ نہیں

یہ خطا ہے آپ کو خطا کا معنی بھی نہیں آتا۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

روزے میں غلطی سے کھالینا یہ گناہ نہیں ہے۔ یہ کیا کہتا ہے کہ۔

فعلى العامى تقليده.

عامی پر اس کی تقلید ہے۔

وان كان المفتى اخطأ فى ذالک.

اگر چہ مفتی جان بوجھ کر اس میں غلطیاں کرتا ہو۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہتا ہو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

آپ اس کا ترجمہ کریں۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

على العامى تقليده.

عامی پر اس کی تقلید واجب ہے، جس کی وہ تقلید کر رہا ہے۔ اخطا فی ذالک وہ خطا

کرتا ہے ولا یعتقد فی غیرہ۔ مفتی اگر بھول کر غلطی کرے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

نسیان اور خطا میں فرق ہے۔ یہ کبھی کہتا ہے کہ جان بوجھ کر غلطی کرتا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ بھول کر غلطی کرتا ہے۔ نسیان اور خطا میں فرق ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

اگر جان بوجھ کر غلطی کرتا ہے یہ ہے خطا۔ بھول کر کر گیا ہے یہ خطا نہیں۔ ایک بھول کر غلطی کرتا ہے اس کا کوئی جرم نہیں ہے ایک جان بوجھ کر غلطی کرتا ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

آپ نے بھول بیان کیا، عمد بیان کیا، خطا پھر بیان نہیں کی۔ اس کو خطا کا ترجمہ ہی نہیں آ رہا۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

آپ پہلے ان سے خطا کا معنی کروائیں۔

حاجی صاحب۔

یہ معنی تو آپ نے کرنا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

خطا کا معنی بھول ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

آپ کو خطا کا معنی ہی نہیں آتا کتنا غلط ترجمہ کر رہا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

اگر بھول کر کی تب مانو گے۔ اگر جان بوجھ کر کی تب بھی مانو۔ دلیل اس پر اللہ کے رسول ﷺ کی بات ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

جھوٹ بول گیا ہے۔

﴿ لعنة الله علی الکاذبین﴾.

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ۔

رفع عن امتی الخطاء والنسیان.

کہ میری امت سے خطا بھول معاف کر دی گئی ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

حدیث میں ایک خطا آ گیا، ایک نسیان آ گیا، ایک استکراہ آ گیا۔ آپ ان تینوں کا الگ الگ ترجمہ کریں۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

ان کان المفتی اخطاء فی ذالک.

خطا اس نے بھی بولا ہے اللہ کے رسول ﷺ نے بھی بولا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے اللہ نے خطا معاف کر دی ہے۔ غلطیاں معاف کر دی ہیں۔ وہ کون سی غلطیاں ہیں جو جان بوجھ کر کرتا ہے؟۔ کیوں؟۔ آگے فرمایا والنسیان. پہلے فرمایا خطا معاف کی، خطا کا معنیٰ کیا ہوا جو جان بوجھ کر کی جائے؟۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

پھر تو یہ ہوا کہ جو جان بوجھ کر روزہ توڑتا ہے وہ معاف ہے۔ اس نے خطا کا ترجمہ کیا ہے جو جان بوجھ کر کیا جائے۔ اور خطا معاف ہے اس حدیث کی رو سے تو معنیٰ ہوا کہ جو جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے وہ معاف ہے۔

پروفیسر طالب الرحمٰن۔

اگر مفتی بھول کر غلطی کر جائے تب بھی کہتے ہیں اے مقلد مان اس غلطی کو۔ یہ جو بھی ترجمہ کریں۔ مفتی اگر خطا کرتا ہے تب بھی یہ کہتے ہیں کہ اے مقلد مان اس کو۔ اور پھر کہتے ہیں کہ روی الحسن کہ امام ابوحنیفہؒ سے جو روایت کرنے والا ہے وہ حسن ہے وہ کذاب ہے۔

میں نے جتنی باتیں کی ہیں وہ ان پر قرض ہیں۔ اگر یہ مر گئے تو ان کا جنازہ بھی نہیں ہوگا۔

اب انہوں نے یہ کہا کہ اس نے آدھی آدھی عبارتیں پڑھی ہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ میں نے پوری پوری عبارتیں پڑھی ہیں۔ پھر کہا تشریح انہوں نے نہیں کی۔ تشریح کرنا تو میرے ذمے نہیں تھا۔ میرے ذمے تو عبارتیں پڑھنا تھا۔ میں نے مسلم الثبوت پڑھ کر حوالہ پیش کیا۔

کہتے ہیں کہ حقیقی اور ہے عرفی اور ہے۔ حقیقی کیا ہے کہ نبی ﷺ کی بات ماننا تقلید نہیں، اجماع ماننا تقلید نہیں

، وکذا رجوع العامی الی المفتی والقاضی الی العدول.

عامی کا مفتی سے مسئلہ پوچھنا اور قاضی کا گواہوں سے پوچھنا تقلید نہیں ہے۔

لیس هذا عرفاً تقلیداً.

یہ عرفاً تقلید نہیں ہے۔

وهو عمل بحجة لا بقول الغیر

کیونکہ وہ تو حجت پر عمل کر رہے ہیں۔ دین کی بات پوچھ رہے ہیں وہ دین کی بات بتلا رہا ہے۔

پھر یہ کہتا ہے کہ عرفی طور پر وہ مقلد ہوگا حقیقتاً نہیں۔ اب ایک معنی میں کرتا ہوں حقیقی یہ کرتے ہیں عرفی۔ معنی حقیقی مانا جائے گا عرفی نہیں مانا جائے گا۔ اس لئے کہ باقی کتابیں موجود ہیں وہ کیا کہتے ہیں۔

لان التقلید هو اخذ قول الغیر بغیر حجة.

میں نے اتنی دس بارہ کتابیں حنفیوں، مالکیوں، حنبلیوں کی پیش کیں کہ تقلید کسی کی بات کو بغیر دلیل ماننے کو کہتے ہیں۔ اب میں نے تین چار جگہوں کے پوائنٹ دیئے تھے۔ مدعی ہیں تقلید شخصی کے۔ تقلید شخصی واجب ہے۔ ہم نے کہا کہ اتباع کرو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی، قرآن نے کہا اتباع کرو اللہ کی، قرآن نے ہی کہا اتباع کرو رسول ﷺ کی،

﴿من عصی محمداً فقد عصی اللہ﴾۔

جو محمد ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

جو محمد کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ یہ دکھائیں کہ قرآن نے کہا ہو کہ جو ابوحنیفہؒ کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ یہ دکھائیں کہ قرآن نے کہا ہو کہ جو ابو حنیفہؒ کی اطاعت کرتا ہے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتا ہے۔ ابھی تک انہوں نے کسی حدیث سے نہیں دکھایا کہ تقلید شخصی واجب ہے۔

ہمارا دعوٰی برقرار رہا ہے۔ ہمارا دعوٰی کیا تھا۔

﴿ان الحکم الا للہ﴾۔

اللہ فرماتے ہیں۔

﴿ولا یشرک فی حکمہ احداً﴾۔

اب یہ کہتے ہیں کہ کیا نبی بھی شریک ہے؟ ہاں اللہ فرماتا ہے۔

﴿وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ﴾۔

میرا نبی کیا کہتا ہے۔

﴿وما ینطق عن الھوٰی. ان ھو الا وحی یوحٰی﴾۔

اس لئے اس کی بات میری بات ہے۔

حدیث سے یہ بھی دکھائیں کہ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید شخصی واجب ہے۔ ان کو کیسے پتا لگا کہ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کریں۔ یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ سے بڑا کوئی نہیں تھا۔ اس لئے ہم اس کی

تقلید کرتے ہیں۔ صحابہ امام ابوحنیفہؒ سے بڑے نہیں تھے؟۔ ان کی تقلید کیوں نہیں کرتے؟۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

الحمد لله و کفٰی والصلوٰة والسلام علٰی عباده الذین اصطفٰی. اما بعد.

قرآن پاک میں ایک عام اصول ہے جو ساری دنیا بھی مانتی ہے۔ وہ ہے۔

﴿فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون﴾.

ہر فن میں دو قسم کے آدمی ہوتے ہیں ایک فن کے ماہرین دوسرا ان سے پوچھ کر ان کے پیچھے چلنے والے۔ حکم دیا ہے کہ جو نہ جاننے والے ہوں وہ ان جاننے والوں سے پوچھ لیا کریں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ یہ اہل الذکر اسم جنس ہے۔ جس کا اطلاق جس طرح ایک پر ہوتا ہے اسی طرح کئی افراد پر بھی ہوتا ہے۔

اب ایک بات جو انہوں نے بار بار دہرائی ہے کہ واجب اور فرض کا فرق نہیں بتایا۔ اللہ کی اطاعت فرض رسول ﷺ کی فرض۔ امام کی اطاعت کو ہم واجب کہتے ہیں۔ رسول ﷺ معصوم ہے، امام سے خطاء ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس میں ظنیت آ گئی۔ فرض کا منکر کافر ہوتا ہے۔ واجب کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ واجب اور فرض کا فرق ہم نے اس بات پر کیا کہ اس میں ظنیت اور قطعیت کا فرق ہے۔

انہوں نے اتنا وقت ضائع کیا اور خطاء کا ترجمہ نہیں کیا۔ خطا اور ہے عمد اور ہے۔ جیسے قتل عمد اور ہے، اور قتل خطا اور ہے۔ اور یہ جان بوجھ کر خطاء کا معنی عمد کر رہے ہیں۔ یہ کتاب ہماری ہے اس کو ہماری اصطلاحات بھی جاننا چاہئے۔ روزے میں جان بوجھ کر ایک آدمی ایک گھونٹ بھی پی لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ گناہ ہوگا کفارہ لازم ہوگا۔ بھول کر آپ چار گلاس پانی پی جائیں تو کوئی گناہ نہیں۔ خطاء کہتے ہیں کہ آپ کا ارادہ نہیں تھا آپ کلی کرنے لگے پانی کا قطرہ حلق سے نیچے اتر گیا اس کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس کو خطاء کہتے ہیں۔ یہ معاف ہے۔ قتل خطاء بھی اسے کہتے

ہیں۔ کہ آپ پاگل کتے کو گولی مارنے لگے اچانک بچہ سامنے آ گیا اسے گولی لگ گئی۔ چونکہ اس میں ارادہ نہیں ہوتا اس لئے اس کو گناہ نہیں کہا جاتا۔

اب مجتہد کی بھول یہ کیا ہے؟۔ اللہ کے پیغمبر فرماتے ہیں کہ اگر مجتہد ثواب کو پہنچے تو دو اجر اگر مجتہد سے خطاء ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو ایک اجر عطا فرماتے ہیں۔ کیونکہ اسے پتا ہی نہیں کہ مجھ سے خطا ہوئی ہے یا نہیں۔ (۱)

جیسے قبلہ معلوم نہ ہو اور کوئی مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے یہ تو اسے پتا نہیں ہے کہ میں خطا پر ہوں۔ اس کی نماز اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی۔ لیکن ہماری عقل یہی کہتی ہے کہ نہ قبول کی جائے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت سے قبول فرمالی۔ اسی طرح جنگ کے موقع پر حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ قتل کر دیا جائے۔ صدیق اکبرؓ کی رائے تھی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ رائے عمرؓ کی ٹھیک تھی۔ اب یہ اجتہادی غلطی تھی اللہ نے بتائی لیکن کیا جو فدیہ لیا گیا تھا وہ واپس کیا؟۔ اگر حرام تو کجا مکروہ تنزیہی بھی ہوتا تو اللہ کے نبی ﷺ کبھی اس فدیے کو برداشت نہ کرتے اور نہ صحابہ کرام اس فدئے کو رکھتے۔

اب مقلد کو پتا ہی نہیں کہ خطا ہوئی ہے یا نہیں۔ یہ بات اس لئے لکھی گئی ہے تاکہ مقلد اپنے امام کو معصوم نہ سمجھے۔ وہ سمجھے کہ اس سے خطاء بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن امام کی خطاء کا مجھے تو علم ہی

(۱). حدثنا عبداللہ بن یزید المقری المکی وقال حدثنا حیوۃ ابن شریح قال حدثنی یزید بن عبداللہ بن الھاد عن محمد بن ابراھیم بن الحارث عن بسر بن سعید عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول اذا حکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتھد ثم اخطأ فلہ اجر. (بخاری ص ۱۰۹۲ ج ۲)

نہیں ہے۔خود مجتہد کو بھی علم نہیں ہے۔لیکن جب اللہ تعالیٰ اس خطاء پر اجر عطا فرما رہے ہیں تو اس پر طعن کرنے کی کسی کو ضرورت نہیں۔یہ بات ہے جو انہوں نے لکھی ہوئی ہے۔

انہوں نے کبھی اس کا ترجمہ کیا کہ جان بوجھ کر خطاء کی۔اس طرح یاد رکھیں کہ نجات کے دو ہی طریقے ہیں تیسرا کوئی طریقہ نہیں ہے۔قبر میں جب پٹائی ہوگی تو فرشتہ کہے گا۔

لا دریت و لا تلیت. (۱)

کہ نہ تو تو صاحب اجتہاد تھا اور نہ ہی تو مقلد تھا اس لئے قیامت تک تیری پٹائی ہو رہی

(۱) حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا الاعلی قال حدثنا سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک انه حدثهم ان رسول اللهﷺ قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه یسمع قرع نعالهم اتاه ملکان فیقعد انه فیقولان ما تقول فی هذا الرجل لمحمد فاما المؤمن فیقول اشهد انه عبدالله ورسوله فیقال له انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک الله به مقعدا من الجنة فیراهما جمیعا قال قتادۃ و ذکر لنا انه یفسح له فی قبره ثم رجع الی حدیث انس قال واما المنافق او الکافر فیقال له ما تقول فی هذاالرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربة فیصیح صیحة یسمعها من یلیه غیر الثقلین. (بخاری ص ۱۸۳ ج ۱)

ترجمہ۔سند حدیث کے بعد، کہ انس بن مالکؓ نے حضرت قتادہ سے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ انسان جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اسے دفنا کر) پیچھے ہٹ رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی آہٹ بھی سنتا ہے۔اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے آکر بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص

ہے۔

جب قیامت کو اٹھیں گے تو روتے ہوئے جہنم کو جا رہے ہوں گے۔

﴿لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر﴾.

کہ نجات کے دو ہی راستے تھے کہ یا خود دین کی سمجھ ہوتی یا دوسروں سے پوچھ کر عمل کر لیتے۔ تیسرا کوئی راستہ دنیا میں نہیں ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ مذموم کیا ہے محمود کیا ہے؟ تقلید کا معنی ہے پیروی اچھے کاموں میں اچھی ہے، اور برے کاموں میں بری ہے۔ ایک آدمی چور کے ساتھ جا کر چوری کر آتا ہے سب کہیں گے کہ اس نے برا کام کیا ہے۔ برے کام میں تابعداری کی۔ ایک آدمی کسی کے ساتھ جا کر حج کر آتا ہے سب کہیں گے کہ اس نے اچھے کام میں تابعداری کی ہے۔ یہ تو دنیا کا بچہ بھی جانتا ہے کہ مذموم اور محمود تابعداری ہوتی ہے اور پروفیسر صاحب کو تو اتنا بھی پتا نہیں۔ اچھے کام میں اچھی

کے بارے میں کیا کہتا ہے یعنی محمد ﷺ کے بارے میں، پس جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں پس اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ لے، اللہ نے اس کے بدلے میں تجھے جنت کا ٹھکانہ دیا ہے، وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ (دونوں اس لئے دکھائے جاتے ہیں تاکہ زیادہ شکر کرے، اس لئے کے قاعدہ ہے الاشیاء تتبین باضدادھا) قتادہ فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے پھر حضرت قتادہ حدیث انسؓ کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا کہ منافق یا کافر کو کہا جاتا ہے تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا، میں تو وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے، پس اسے کہا جاتا ہے نہ تو خود جانتا تھا نہ جاننے والے کی اتباع کی، اور ایسا مارا جاتا ہے اسے لوہے کے گرزوں سے کہ اس کی چیخیں جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے۔

ہے اور برے کام میں بری ہے۔

اہل الذکر اسم جنس ہے ایک کی بھی تابعداری ہوتی ہے کئی کی بھی۔ دیکھیں آپ کو حکم ہے لہ قرآن پڑھیں۔ سارا قرآن ایک ہی آدمی سے پڑھ لیں تو حکم پورا ہو جائے گا۔ خواہ ایک آدمی سے پڑھ لیں یا دس آدمیوں سے۔ مقصد آپ کا پورا ہو گیا۔ اگر یہ بات ہے کہ ایک کی تقلید شرک ہے اور دس کی نہیں تو یہ شرک کی کوئی نئی تعریف ہوگی۔ کہ ایک بت کو سجدہ کرنا شرک ہے دس بتوں کو بار بار سجدہ کر لیا جائے تو شرک نہیں ہوگا۔ تو یہ عجیب بات ہے۔

تو معلوم ہوا کہ جھگڑا تقلید پر نہیں ہے جھگڑا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ایک کی کرو یہ کہتے ہیں ہزار کی کرو۔ تو تقلید تو خود انہوں نے مان لی۔ بلکہ ہم سے زیادہ مان لی کہ ہم تو کہتے ہیں کہ ایک کی کرنی چاہئے یہ کہتے ہیں ہزاروں کی کرنی چاہئے۔

ہمیشہ طریقہ یہ ہے کہ آپ علاج شروع کرواتے ہیں تو ایک سے کرواتے ہیں کہ اس میں کفایت ہے۔ آپ تعلیم شروع کرتے ہیں تو ایک استاد سے پوری کر لیتے ہیں اس میں کیا حرج ہے؟۔

یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کا نام دکھاؤ۔ کل کو کوئی اٹھ کر کہے گا کہ قرآن میں

﴿ واقیموا الصلوٰۃ ﴾

تو ہے لیکن آگے طالب الرحمن کا نام تو نہیں ہے کہ طالب الرحمن بھی نماز پڑھے۔ اب بات یہ ہے کہ حکم قرآن میں ہے۔ طالب الرحمن کا مسلمان ہونا ہمارے مشاہدے سے ثابت ہے۔ ہم کہیں گے کہ طالب الرحمن آپ پر بھی نماز فرض ہے۔ فاسئلوا اھل الذکر کا حکم قرآن میں ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا امام ہونا امت کے اجماع سے ثابت ہے۔ اس لئے ان کی اتباع کی جائے گی۔ جیسے حضرت معاذ ؓ یمن تشریف لے گئے، وہاں سارے حضرت معاذ بن جبل ؓ کی تقلید کرتے تھے۔

اس نے خود مانا ہے کہ یہاں نہ مالکیوں کا مدرسہ ہے، نہ شافعیوں کا، نہ حنبلیوں کا۔ تو جیسے

پورے یمن میں حضرت معاذ ؓ کی تقلید شخصی ہوتی تھی یہاں صرف امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تقلید شخصی ہوتی ہے۔

قرآن کی سات قرأتیں ہیں۔ یہ بھی ساری عمر قاری عاصمؒ کوفی کی قرأت پر قرآن پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ وہاں انہوں نے حدیث نہیں مانگی کہ قاری عاصم کے نام کی حدیث یا آیت دکھاؤ۔ حالانکہ ان سات قاریوں میں مکی قاری بھی ہے، مدنی قاری بھی ہے۔

انہوں نے قرآن کے بارے میں مکی قاری کو چھوڑ رکھا ہے، مدنی قاری کو چھوڑ رکھا ہے۔ سٹیج پر کہتے ہیں کہ حنفی کوفے والے ہیں تو تم قرآن ہی کوفے والوں کا پڑھتے ہو۔ اور انہوں نے یہ عجیب فرق نکالا ہوا ہے کہ کوفے والے قرآن صحیح پڑھتے تھے اور نماز غلط پڑھتے تھے۔

عجیب ان لوگوں کا حال ہے جب میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ یہ جو سارے غیر مقلد قاری عاصم کوفی کی قرأت پر قرآن پڑھ رہے ہیں یہ مشرک ہیں یا نہیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

تبصرہ

آپ نے مناظرہ من وعن ملاحظہ فرما لیا ہے۔ آپ حضرات کے سامنے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ غیر مقلدین ویسے تو دن رات یہ شور مچاتے ہیں کہ تقلید شرک ہے، حنفی مشرک ہیں لیکن یہاں ایک آیت بھی اپنے اس دعوے پر پیش کرنے سے عاجز رہے۔ نہ ہی قرآن نے ان کا ساتھ دیا اور نہ ہی حدیث نے۔ اس پر یہی کہا جا سکتا ہے۔

مانا کہ تم حسین ہو پر دل کے سچے نہیں
عاشق کا اک سوال بھی پورا نہ کر سکے تم

اتباع اور تقلید کا فرق بیان کرنے کی کوشش کی، لیکن ناکام رہے۔ جو لوگ دن رات فقہاء پر تبراء بازی کرتے ہیں جب میدان لگا تو خطاء کے معنی تک سے جاہل نکلے۔ اس پر یہی کہا جا سکتا ہے،

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

حضرت رئیس المناظرینؒ نے یہ ثابت کیا کہ تقلید کے بغیر چارہ کار نہیں، اب خواہ خیر القرون کے امام سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کر لو، یا اپنے محلے کے مولوی کی جو طالب الرحمٰن جیسا ہو، جسے خطاء کا معنی بھی نہ آئے۔ خیر بات چلتی چلتی جب روایت لا دریت پر پہنچی تو حاجی صاحب نے اٹھ کر کہا کہ یہ دکھاؤ۔ جب بخاری سے یہ روایت دکھادی گئی تو فرمانے لگے میاں ہم سے یہ مار نہیں کھائی جاتی۔ اور یہ کہہ کر اٹھ کر حنفی ہونے کا اعلان کر دیا۔

فللہ الحمد علی ذالک۔